Mājarā-yi Bhopāl

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصہ اشاعۃ السنہ جلد نہم نمبر اوّل و دوم و سوم بابت ۱۳۰۳ھ

نواب صاحب بھوپال

اور

اُنکی ملکی یا اسلامی بھلائی

(جو لارڈ ڈفرن اور مسٹر لیپل گریفن کے حضور میں ایک اپیل ہے)

(۱) مجموعۂ خطب۔ ہدایت السائل۔ ترجمان وہابیہ۔ اقتراب الساعۃ وغیرہ وغیرہ کتابیں گورنمنٹ کے مخالف تصنیف کیں اور اُنمیں گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کی ترغیب دی ہے۔

(۲) ایسا ہی دین محمد کی معرفت مہدی سوڈان کو روپیہ بھیجنا اگرچہ جھوٹ معلوم ہوتا ہے [illegible] جھوٹ پر سچ کا شبہ ڈالنے کے لئے ہماری ملکۂ قیصرہ ہند کے مشیر [illegible] اپنے اخبار میں [illegible] اگر [illegible] چالاکی سے کابل کی جانب منسوب کر دیا جاتا تو [illegible] اسکے ملنے میں کوئی

ہم اپنے قیصر ہند کے مشیر کو مژدہ دیتے ہین کہ وہ دین محمدؐ تھوڑے دن ہوئے ہین کہ لاہور مین گرفتار ہوگیا ہے دین محمدؐ نے جو لاہور کے جوڈیشل عدالت مین اپنا جواب لکھا ہے وہ صاف مظہر ہے کہ وہ نواب صاحب بھوپال کا جانی دشمن ہے نہ رازدار اور وکیل۔ آیندہ عدالت اور آپ جیسے مشیران سلطنت کو اختیار ہے کہ ترغیب وترہیب کے ذریعہ سے جو چاہین نواب صاحب کے مخالف دین محمدؐ سے کہلا لین مگر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ دین محمدؐ کے سابق حالات اور عدالت بھوپال مین اسکے مقدمات ایسے ثابت ہو چکے ہین جنکی شہادت سے بحکم انصاف وقانون نواب صاحب کے خلاف مین اسکا کچھہ کہنا لائق اعتبار وسماعت نہین ہے۔ کسی پولیٹیکل مصلحت یا آپ جیسے میشران سلطنت کی مشورت سے اسکو سچ مان لیا جاوے تو یہ امر دیگر ہے۔

(۳) تیسرا الزام جو ہمارے اسلامی بھائیون نے نواب صاحب بھوپال کے ذمہ لگایا ہے اسمین کسیقدر سچ ہے اور اکثر جھوٹ ملا دیا گیا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ انکے بعض تصانیف مین بعض عبارات بیشک ایسی درج ہین جو محل اعتراض ہین۔ اور اسمین جھوٹ ایک یہ ملایا گیا ہے کہ ان عبارات کو نواب صاحب کا کلام قرار دیا گیا اور اس سے نواب صاحب کا مخالف گورنمنٹ ہونا نکالا گیا ہے حالانکہ وہ عبارات نواب صاحب کی اپنی نہین ہین۔ وہ کلام غیر ہے اور نواب صاحب کا اپنا کلام اسکے مخالف نواب صاحب کی تصانیف مین موجود ہے۔

دوم یہ کہ اکثر عبارات کا مطلب ایسا غلط قرار دیا گیا ہے جس سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت ہو۔ حالانکہ ان کا صحیح مطلب اور ہی جس سے مخالفت گورنمنٹ کی بو تک نہین آتی۔

سوم یہ کہ بعض مطالب کو محض خلاف واقعہ تصانیف نواب صاحب کی طرف منسوب کیا گیا ہے ان مطالب کا تصانیف نواب صاحب مین نام ونشان بھی [illegible] ہے۔ ہم ان تینون قسم کی غلط بیانی اپنے اسلامی بھائیون کی بہ نقل تفصیل ان مطالب کے جو انکے ذمہ لگائے

بدلائل ثابت کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ سے (اگر انھون نے کسی مطلب یا عبارت سے کچھ دھوکھ کھایا ہو) امید رکھتے ہین کہ وہ ہمارے بیان ودلائل کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے۔

سب سے پہلی کتاب جسمین گورنمنٹ سے جہاد و فساد کی رغبت دلانا نواب صاحب کے ذمہ لگایا گیا ہے انکی کتاب **دیوان خطب** (یا موعظہ حسنہ ہی) اس کتاب کی نسبت ہمارے اسلامی بھائیون نے گورنمنٹ اور بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہی کہ اس کتاب مین نواب صاحب نے گورنمنٹ سے جہاد کرنیکی رغبت دلائی ہے اور اس غرض سے اس کتاب کو عربی زبان مین تالیف کیا اور مصر مین چھپوایا ہی کہ عرب و مصر مین گورنمنٹ کے مخالف جوش و اشتعال پیدا ہو۔

اس کتاب کی نسبت یہ کہنا تو سچ ہے کہ اسمین ایک خطبہ متضمن ذکر جہاد بھی تھا باقی جو کچھ لکھا گیا ہے کہ وہ نواب صاحب کا کلام ہے اور اسمین گورنمنٹ سے جہاد کرنیکی ترغیب ہی اور عربی زبان مین وہ کتاب اس غرض سے بنائی گئی اور مصر مین وہ اس واسطے چھپوائی گئی ہے کہ گورنمنٹ کے مخالف مصر مین اشتعال پیدا ہو سب غلط و دروغ ہے۔

اس کتاب مین جو خطبے درج ہین وہ ایک شخص کا کلام نہین ہے۔ بلکہ مختلف اشخاص کے خطبے ہین اور وہ خطبہ جسمین جہاد کا بیان تھا مولانا اسمعیل شہید کا خطبہ تھا مولانا اسمعیل شہید کا سکھون سے اون کے مذہب اسلام مین دست اندازی کے سبب) جہاد رہا اسی جہاد کی ترغیب کیلئے وہ خطبہ اونھون نے بنایا تھا۔ گورنمنٹ انگلشیہ سے نہ انکا جہاد تھا اور نہ اس گورنمنٹ سے جہاد کا اس خطبہ مین صراحتہً یا کنایتہً ذکر ہی بلکہ اس گورنمنٹ سے وہ جہاد کرنیکو ناجائز سمجھتے تھے۔ اور یہ امر برملا کلکتہ مین کہہ چکے تھے چنانچہ آنریبل سید احمد خان نے اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین بیان کیا ہے اور وہ نمبر ۱۰ جلد ۸ مین

بصفحہ (۲۶۶) اور اسکے حصہ انگریزی مین بصفحہ (   ) منقول ہوچکا ہے۔

نواب صاحب بھوپال نے دستور قدیم علما کے موافق علماے سابق کے خطبون کو جمع کیا تو انمین مولوی اسمعیل صاحب کے خطبون کو جنمین سے ایک خطبہ مین جہاد کا بھی ذکر تھا درج کردیا۔ اور اس کتاب کو ہندوستانمین چھپوایا۔ اور (اس خیال سے کہ عام جہاد کا ذکر مسلمانون کی چھوٹی بڑی کتابون قرآن وحدیث فقہ وغیرہ مین موجود ہے جو ہر زمانہ مین بہ شرائط خاص (جو اسوقت یکقلم مفقود ہین) واجب العمل ہوتا ہی نہ بہر حال واجب) اور اس خطبہ مین خاص گورنمنٹ سے جہاد کا صراحتاً یا اشارتہً کچھہ ذکر و ترغیب نہین ہی اس کتاب یا خطبہ کو گورنمنٹ کے مخالف نہ سمجھا۔ یار لوگون نے اسمین لفظ جہاد کا پایا جانا غنیمت سمجھکر بعض افسران گورنمنٹ کو نواب صاحب کی طرف سے بدظن کیا جس پر ۲۱ مارچ ۱۸۸۱ء کو کرنیل بنرمن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ سیہور علاقہ بھوپال اس خطبہ کے سبب نواب صاحب پر معترض ہوئے نواب صاحب نے اس کتاب کی بھی اوراق کو جو اونکو اسوقت میسر آئے جمع کرکے کرنیل صاحب موصوف کے سامنے چاک کروا دیا۔ اور جب وہ نسخہ دوبارہ مصر مین چھپوایا تو اسمین سے وہ خطبہ جسمین جہاد کا ذکر تھا بالکل نکال دیا چنانچہ وہ کتاب مطبوعہ مصر اسوقت ہمارے سامنے موجود ہے اور جو چاہے اسکو ہم وہ کتاب دکھا سکتے ہین۔ اسمین اوس خطبہ جہاد کا کہین نام ونشان نہین ہی۔

اس سے نوابصاحب کا فرمان بردار اور مخالفت گورنمنٹ سے بیزار ہونا ثابت ہوتا ہے نہ اہل اسلام کو بغاوت سکھانا اور گورنمنٹ سے جہاد کی ترغیب دلانا۔

ہندوستان مین گورنمنٹ کے مقابلہ مین جہاد کی ترغیب لانا اس کتاب یا خطبہ کے طبع کرانیسے انکا مقصود ہوتا تو اسکو عربی زبان مین رکھکر ہندوستان کے مسلمانون مین فیصدی ایک بھی نہین سمجھتا نہ چھپواتے بلکہ ٹھیٹھ ہندی مین اسکا ترجمہ

طبع کراتے۔

مصر و عرب مین جوش پھیلانا اس سے مقصود ہوتا تو مصر مین اسکو چھپوانیکے وقت وہ خطبہ متضمن جہاد اسمین سے نکال نہ دیتے۔

بلکہ ہندوستان مین بزبان عربی اور مصر مین بحذف خطبۂ جہاد اس کتاب کو چھپوانا قطعی شہادت دیتا ہے کہ اس کتاب کے طبع و اشاعت سے جہاد کی طرف رغبت دلانا ہرگز ہرگز انکا مقصود نہ تھا۔

اس بیان سے ناظرین باانصاف کو یقین ہو سکتا ہے کہ طبع و اشاعت دیوان خطب کے سبب نواب صاحب پر ترغیب جہاد کا الزام قایم نہین ہو سکتا اور اس کتاب کی نسبت جو ہمارے بہائیون نے بعض عہدہ داران گورنمنٹ کو سمجھایا ہی سب دروغ اور خلاف واقعہ ہے۔

دوسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نوابصاحب پر ترغیب جہاد ولنجاوت کا الزام قائم کیا گیا ہے انکی کتاب ہدایۃ السائل ہے۔

اس کتاب کی نسبت ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہی کہ اسکے صفحہ (۸۸) سے ۹۱ تک نواب صاحب نے یہ ترغیب دی ہے کہ انگریزون کو عرب سے نکال دیا جاوے یا انکو قتل کیا جاوے یا مسلمان بنایا جاوے" اور اسکے صفحہ ۹۴ سے صفحہ ۱۰۰ تک بجواب چند سوالات یہ ثابت کیا ہے کہ ہندوستان دارالحرب ہی" مسلمانون کے جو شہر کافرون کے ہاتھ مین ہین انکو بزور شمشیر اون سے چھوڑانا مسلمانون پر واجب ہے مسلمانون کا کافرون کے شہرون مین رہنا۔ اور انکی ملازمت کرنا۔ اور انسے دوستی رکھنا۔ اور انکے قوانین کو عدل کہنا کفر ہے" اور اسی قسم کی اور باتین انگریزون کے حق مین لکھی ہین

سو اس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ یہ مضامین اسمین درج ہین مگر یہ سچ نہین ہے کہ وہ مضامین نوابصاحب نے خود لکھے ہین۔ اور نواب صاحب

کی غرض اِن مضامین کو مشتہر کرنیسے یہ ہے کہ انگریزون کے برخلاف مسلمانون مین اشتعال پیدا ہو۔ وہ مضامین غیر ہین۔ نواب صاحب محض انکے ناقل و ترجمہ نگار ہین۔

پہلا مضمون جو اسمین صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۹۱ تک منقول ہے سید حسین بن جلال یمنی کا ہے اور اِسکے رسالہ بانیان کا ترجمہ۔ چنانچہ ہدایۃ السائل کے صفحہ ۹۱ سطر ۱ مین اِسکا نام و حوالہ بھی موجود ہے۔

دوسرے مضامین جو صفحہ ۹۲ سے صفحہ ۱۰۲ تک منقول ہین وہ سید عبد الباری یمنی کے رسالہ سیف بتار کا لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے اِنکا ذکر و حوالہ بھی ہدایۃ السائل مین نواب صاحب نے دیا ہے پھر اپنی دوسری کتاب "عبرۃ" مین جسکو ہدایۃ السائل سے تیسرے سال ۹۴ھ مین اُنھون نے چھپوایا اور اسمین بصفحہ ۱۰۲ اصل عبارت سیف بتار کو نقل کیا ہے اِسکا نام لیا اور حوالہ دیا۔ یہ دونون اصل رسالے (بانیان۔ اور سیف بتار) بھی ہمارے پاس موجود ہین۔ اور جو چاہے اوسکو ہم دکھا سکتے ہین۔

نواب صاحب کا اِن رسائل کو ترجمہ کرکے اپنی کتاب ہدایۃ السائل مین نقل کرنا اور اِسکے ساتھہ اپنی کسی قسم کی رائے موافق یا مخالف ظاہر کرنا بعینہ ایسا ہے جیسا ہمارے اِن ہی نکتہ چین بھائی اخبار نویسون کا مہدی سوڈان کے اشتہارات و خطوط کو یا روس کے مخالف کارروائیون کو اپنے اخبارون مین درج کرنا اور اوسپر اپنی کسی قسم کی رائے ظاہر نکرنا ہے۔ جسکو کوئی ترغیب جہاد و بغاوت نہین کہتا

نواب صاحب کی غرض اِن مضامین کو اپنی کتاب مین درج کرنیسے ہمارے قیاس و تجربہ و کانشنس کی شہادت سے صرف اپنی جامعیت اور ہمہ دانی اور ہر مسئلہ مین حاضر جوابی کا اظہار ہے اِسکے سوای اِس سے اِنکی کوئی غرض گورنمنٹ کے مخالف یا موافق نہین ہے اِنکی اشاعت سے اِنپر یہ گمان کہ وہ اِسمین ترغیب بغاوت و فساد کی نیت مدنظر رکھتے ہین۔ بالکل صحیح نہین ہے۔

اسپر ایک روشن دلیل جسکی تسلیم سے کوئی منصف مزاج انکار نکرسکے یہ ہی کہ اسی کتاب ہدایۃ السائل مین اور جو اسکے بعد اونھون نے کتابین تالیف کی ہین مسائل مذکورہ بالا کے مخالف یہ مسائل بھی اونھون نے درج کئے ہین۔

(۱) ہندوستان کے بلاد دارالاسلام ہین۔ نہ دارالحرب (جس سے سبھی مسائل مندرجہ صفحہ ۹۴ لغایت صفحہ ۱۰۴ ایکقلم رد ہوتے ہین۔

(۲) برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤسا ور عایا کا ہمیشہ کے لئے معاہدۂ دوستی ہوچکا ہے۔ لہذا ہندوستان کے کسی شخص کو برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جایز نہین ہی۔

(۳) جو غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے مفسدون نے سلوک کیا وہ فساد تھا نہ جہاد

(۴) ہندوستان کو دارالحرب سمجھنے والون کو بھی اس ملک مین رہکر گورنمنٹ سے مخالفت کرنا جایز نہین ہی۔

(۵) اس وقت جہاد کی شرطین بالکل مفقود ہین۔ لہذا ملک ہند مین کلکتہ سے پشاور تک اور سندھ سے دکھن تک کوئی شخص برٹش گورنمنٹ سے جہاد نہین کر سکتا۔

(۶) برٹش گورنمنٹ عادل ہے۔ اور خیر خواہ وامن جوئے عامۂ خلایق ہے وغیرہ وغیرہ

کتاب ہدایۃ السّائل مین بصفحہ (۱۳۰) آپنے یہ چوالیسوان سوال لکھا ہے کہ اسلامی ریاستین جو ہند مین ہین جیسے حیدرآباد دکن وبھوپال وغیرہ دارالحرب ہین یا دارالاسلام پھر اسکے جواب مین یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بلاد اور جملہ بلاد ہندوستان دارالاسلام ہین نہ دارالحرب۔ اور اسپر کتب فقہ کے متعدد اقوال وعبارات نقل کرکے اسکے خاتمہ مین بصفحہ ۱۳۳ بطور نتیجہ یہ لکھا ہے کہ چون ہندوستان عموماً وریاست اسلامیہ خصوصاً نزد امام اعظم دارالحرب نیست بنا بر علی ذلک ہجرت ہم ازینجا واجب نخواہد بود کہ اذلیس فلیس وفی الحال مختار وفتوای مشاہیر فقہای حنفیہ ہند مثل علمای دہلی ورامپور وبھوپال و

که آنها در زمان غدر کردند حکم او همان حکم آن کسانست چه اہل علم اختلاف دارند در آنکه هندوستان بعد از در آمدن در قبضهٔ اقتدار حکام انگریزی دار اسلام است یا دار حرب فتوئے حنفیه آن است که دار اسلام است و چون برا اسلام باقی ماند جهاد دران بیفیجه بلکه گناہے از گناه و کبیره از کبایر باشد و نزد بعضے که دار حرب است مثل علماء دہلی و ہرکه ہموافق ایشان درین مدارک و مفاہیم است پس نزد وے نیز جہاد درین ملک با احدے خواه حکام انگلشیه باشد یا غیر ایشان ہرگز روا نیست بجہت آنکه تا از دار حرب ہجرت گزیده رحل اقامت در مملکت دیگر از دیار اسلام نیفگنند از نه در سرزمین دار الحرب نشسته جہاد کردن مذہب احدے از مسلمانان قدیم و حدیث نیست علاوه آن از برائے جہاد شرط نخستین بیعت کردن است با کسی که اوصاف امامت بروجه کمال داشته باشد و اہل حل و عقد آنرا پسند کنند و مردم دانشمند صاحب رائے امامت او را قبول دارند و بعد از بیعت بر دست او اگر دیگرے دعوے امامت کند باغی واجب القتل باشد و دران معرکه زن و طفل را نکشند و این ہمه شروط در زمان غدر رند کور یک قلم مفقود بود و تا زمان حاضر و وقت موجود نیز معدوم است پس بربنائے شریعت اسلام ہیچکے را از مسلمانان ہند درین مملکت جہاد نمودن بلکه اندیشه آن در خاطر گذرانیدن نمے رسد“

اور کتاب روض خصیب مین بصفحه ۱۰۸ آپ نے لکھا ہے ”پس بالیقین میتوان گفت که امروز در مملکت ہند از کلکته تا پشاور و از گجرات سنده تا دکن مثلاً در چہار دانگ کسے نباشد که معتقد جواز جہاد و قتال با دولت برٹش خواہد بود زیراکه شروط این عمل یکسر درین وقت درین کشور مفقود است و اجتماع آن شروط و ضوابط در مردم این روزگار خیلے دشوار مے نماید“

اور کتاب ترجمان وہابیه مین (جسکو ہمارے بھائیون نے نواب صاحب کی بغاوت پر

ایک دلیل ٹھرایا ہے) آپ نے بصفحہ (۱۰ے) اخبار تیرہوین صدی آگرہ سے نواب عبداللطیف خان سی۔ آئی۔ ای۔ کا اوسر اپنا گورنمنٹ سے بغاوت کی ممانعت مین رسایل تالیف کرنا اور ہندوستان کو دار اسلام کہنا نقل کرکے بصفحہ (۲۱ے) کہا ہے کہ مین نے جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکھا اور فقدان شرایط جہاد کا اسملک مین ذکر کیا ہے جسکا حوالہ تیرہوین صدی مین دیا گیا ہے یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہی اوس بحث پر جو کلکتہ مین ہوئی اور اسمین مولوی عبداللطیف خان نے کوشش فرمائی اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی کیونکہ اس ریاست بھوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسی قوم کے ساتھہ چرچا نہین ہے کہ ریاست اور اہالی ریاست کو دوسری بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مین نے اس ۱۲۹۶ہجری مین بضرورت ملکی نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکھا اور طرف اخبار مذکورہ کے رجوع کیا۔ اس لئے تحریرات مذکورہ کو موافق منشا اہل اسلام عموماً اور اہل حدیث کے خصوصاً پایا۔

اسی طرح جو ایک کتاب عبرۃ نام دربارہ جہاد و ہجرت بزمانۂ جنگ روم و روس لکہی تھی اوسمین بھی واسطے ایقاع جہاد کے وہی شرایط مذکور ہین جنکا وجود اس زمانہ مین مفقود ہے۔ بلکہ ایک کتاب دوسری مین جسکا نام اکلیل ہے مثلاً یہ بات عربی عبارت مین اپنے اوستاذ والاستاذ مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے کہ اقل درجہ عدل کا واسطے امام کے یہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام مین کوشش کرے اور خیر خواہ وامن جوے عامہ خلایق ہو اور بصفحہ ۲۳ے کہا ہے معہذا تہمت وہابیت اور جہاد علماء حدیث پہ خواہ قدماء ہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اسبات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سوائے ان ملایون کے جو علم کاہے سے جاہل اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص

بھی اہل علم و معرفت سے ایسا دعوے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ
پر بالخصوص فرض ہے یا اس وقت مین شروط جہاد موجود ہین" اور اسمین بصفحہ ۹ کے
کہا ہے۔ اور "جس طرح سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد
کی تقریر کی ہے ہم نے قبل از اطلاع کے اوس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب
ہدایۃ السایل مین اولاً اور کتاب روض خصیب مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا
اور جایز نہونا جہاد کا ہندوستان مین کتاب مواید العواید مین ثالثاً اور حال وہابیونکا
تواریخ علماء عیسوی سے کتاب تاج مکلل مین رابعاً لکھا ہے جسکا حاصل یہی ہے کہ یہہ
بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اس کا نام جہاد رکھنا اون لوگون کا
کام ہے جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین اور ملک مین فساد ڈالنا اور امن کا
اوٹھانا چاہتے ہین۔ جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی نہوا ور سب متنفذان و
عقلاء ملک کا اوس پر اتفاق نہوا ور وہ خاص قریشی ہو دوسری ذات کا آدمی نہوا ور
سب اوسکو قبول کرین اور اوسکی اطاعت اپنے حق مین فرض جانین اور سب شرائط
دعوت اسلام اور جزیہ و جہاد کے موجود ہون اوس وقت جہاد ہو سکتا ہے۔ سوان
صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے اور وہ شرائط بالکل معدوم
مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے کتب اسلام
مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہو سکتا۔"

اس مضمون کی عبارات انکی اور تصنیفات مین بھی درج ہین جو بخوف طول منقول نہین
ہوئین ان عبارات و مسایل کو دیکھکر کس و ناکس کو بشرطیکہ اوسکو نواب صاحب
یا اونکے گروہ اہلحدیث سے تعصب و عناد نہو یقین حاصل ہو سکتا ہے کہ جو عبارات و
مسائل گورنمنٹ کے مخالف انکی کتاب ہدایۃ السایل مین رسالہ بانیان وسیف بتار سے
منقول ہوئے ہین انکی نقل سے انکی غرض گورنمنٹ کے مخالف مسلمانون مین جوش

پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا ہرگز نہین ہے - اور نہ نواب صاحب کا دلی اعتقاد اِن مسائل کے مطابق ہے - نواب صاحب کا دلی اعتقاد اِن مسایل کے موافق ہونا اور اُنکی نقل و اشاعت سے جوش پھیلانا اور بغاوت کی ترغیب دلانا - اِنکا مقصود ہوتا تو اس دلی غرض و مقصود کا خلاف اس کثرت و تعدد و زور و شور کے ساتھ اُنسے عمل مین نہ آتا اسی کتاب ہدایۃ السایل مین اور رسالہا سال اسکے بعد متعدد کتابون مین اِن مسایل کے مخالف مسایل کو (جنمین گورمنٹ کی اطاعت اور اس سے مخالفت کی ممانعت پائی جاتی ہے) ہندی عربی فارسی اُردو زبان مین وہ مشتہر نہ کرتے - اور اس ذراسی موہوم و خیالی اشتعال کو وہ اسقدر متواتر پانی ڈالکر نہ بوجہاتے -

اُنکی اِن عبارات و مسایل سے (جو ہم نے اُنکی تصنیفات سے نقل کئے ہین) صاف اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ اِنکا دلی اعتقاد وہ نہین ہے جو ایک دو دفعہ بضمن کلام غیر اُنکی قلم سے نکل گیا ہے بلکہ انکا دلی اعتقاد وہی ہے جو سالہا سال سے بکرات و مرات اُنکا دل و زبان قلم سے نکل رہا ہے اور ان مسائل بانیان و سیف بتار کی نقل سے انکا مقصود ترغیب بغاوت نہین ہے بلکہ اس سے مقصود صرف اظہار جامعیت و ہمہ دانی و ہر مسئلہ مین حاضر جوابی ہے ہماری اس تجویز کا موید ہم کو اُنکی کتاب "العبرہ فی مسایل الجہاد والہجرہ" کا ایک فقرہ تحریر تجویز ہذا کے بعد مل گیا ہے جسکو ہم اپنی تائید و تصدیق کے لئے نقل کرتے ہین آپ اس کتاب مین بصفحہ (۱۳۹) ہندوستان کے دار الحرب یا دار الاسلام ہونے مین مختلف اقوال

وعندی ان ھذہ المسئلۃ من المشتبہات التی لم یظہر حکمہا علی وجہ یحصل منہ ثلج فی الصدر ویذہب بہ عطش الفواد ولنا ترا حررتہا فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل	محدثین فقہاء نقل کرکے فرماتے ہین - میرے نزدیک یہ مسئلہ مشتبہ مسایل سے ہے جس کا حکم ایسے طور پر ظاہر نہین ہوا جس سے سینہ مین ٹھنڈک حاصل ہو - اور دل کی پیاس

مقیداً بالمذہب الحنفی الدال علی ان بلاد الہند دیار الاسلام وکتبہا فی موضع آخر علی طریقۃ اہل الحدیث الدالۃ علی انہا دیار الکفر وجمعت ہنا بین النصب والنون لو افطن بشیء من ذٰلک العبرۃ

دوسری یہی وجہ ہے - کہ تم مجھے دیکہتے ہو کہ مینے ہدایۃ السائل مین حنفی مذہب کا پابند ہو کر کہا ہے کہ ہند دار الاسلام ہے اور جگہہ محدثین کے بعض محدثین دہلی کو مراد رکھتے ہین - جنکے اقوال نقل کئے ہین نہ کل محدثین کو) طریق پر اسکا دار الکفر ہونا بیان کیا ہے اور اس مقام (عبرہ) مین مینے گہنہ اور مچھلی (دونو قسم کے اقوال) کو جمع کر دیا ہے اور کسی قول کی صحت کا یقین نہین کیا -"

اس عبارت مین ہماری اس تجویز کی صریح تائید ہے پہر ان مسایل کو جو رسالہ بانیان وسیف بتار سے اونہون نے نقل کئے ہین انکا دلی اعتقاد سمجہنا اور انکی اشاعت سے انکی بغاوت کا نتیجہ نکالنا کیونکر انصاف ہو سکتا ہے بالجملہ ان عبارات کے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا الزام قایم کرنا کسی وجہ سے صحیح نہین ہے -

ہمارے ایک اسلامی بھائی کارسپانڈنٹ علیم الاخبار کلکتہ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء نے نواب صاحب کی ان آخری عبارات ومسایل متضمن خیرخواہی واطاعت گورنمنٹ کی نسبت اس اخبار کے صفحہ (۷) مین یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "یہ مسایل وعبارات ڈر کے مارے اور اوس وقت لکہی گئی ہین جبکہ نواب صاحب کا انگریزون سے جہاد کی اشتعالک مین کتابین تصنیف کرنا - اور انکو ہندوستان مین کم اور روم وعرب مین زیادہ شایع کرنا گورنمنٹ کو جنرل ڈیلی وغیرہ سرکاری عہدہ دارون کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا تہا اس امر پر اونہون نے اطلاع پاکر پہلی کتابون کے مخالف لکہنا شروع کیا اور اپنے ہم مشربون کو بہی بہوپال آگرہ و لاہور مین (اس سے شاید اشاعۃ السنۃ کی طرف اشارہ ہو) جہاد کی برائی کے لکہنے پر مامور کیا -

پھر بحکم "دروغ گورا حافظہ نباشد" یہ بات بھولکر اس اخبار کے صفحہ ۸ مین اسکا
خلاف لکھا اور یہ کہدیا کہ "یہ مسائل و عبارات اس بلا (سزاوار دحال) کے خوف سے لکھی
اور لکھوائی گئی تھین جسکے سامنے ہونیکا دس برس پیشتر سے ان کو یقین ہو چکا تھا"
ایک اور صاحب درجات عالیہ بہشت کار سپانڈنٹ سراج الاخبار اپنے
کلام منقول سابق مین عموماً اہلحدیث کے حق مین فرما چکے ہین کہ انکی تحریرات متضمن
ممانعت جہاد صرف زبانی خوش آمد ہے۔ دل سے یہ لوگ گورنمنٹ سے جہاد کرنیکو فرض
جانتے ہین۔ انکی رائے کے مطابق نواب صاحب کی پہلی عبارات ہدایۃ السائل (جو
رسالہ بانیان وسیف بتار سے منقول ہین) دل سے ہین۔ اور یہ آخری عبارات و مسائل
جو ہم نے انکی تصانیف سے نقل کئے ہین) صرف زبان سے۔ اور اسپر مولوی اسمعیل کا جہاد
شاہد ہے اس اپیل مین ان حضرات کے مغالطات و افترا‌ءات کا جواب دینا بھی ضروریات
سے ہے۔ پہلے حضرت کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے انگریزون سے جہاد کی ترغیب و
اشتعال مین کتابین تصنیف کر کے ہندوستان مین کم اور ممالک روم و عرب مین زیادہ
شائع کی ہین سراپا دروغ بے فروغ ہے *خبش قدر ممالک روم و مصر و عرب مین
نواب صاحب کی کتابین شائع ہوئی ہین ان مین ایک کتاب بھی ایسی نہین ہے جسمین
انگریزون سے جہاد کی ترغیب ہو۔

* قسطنطنیہ مین نواب صاحب کی یہ کتابین چھپی ہین۔ جنکو مہتمم الجوائب نے خود بلا درخواست و
ترغیب نواب صاحب اپنے ذاتی فائدہ کے لئے چھاپا ہے۔ بلغہ در علم لغت۔ لقطۃ العجلان در تاریخ نشوۃ السکران
در علم ادب (لٹریچر) علم الخفاق در علم اشتقاق نزل الابرار در علم ادعیہ داذکار۔ مصر مین جو کتابین آپنے
چھپوائی ہین انکی فہرست یہ ہے فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ تفسیر فتح البیان مع تفسیر ابن کثیر نیل الاوطار
شرح منتقی الاخبار۔ خلاصۂ اسمار الرجال۔ رسالہ وصایا ابن عربی۔ رسالہ بشارت بر اعمال صالحہ کتاب
احکام مستورات۔ الروضۃ الندیہ شرح الدرالبہیہ"

اِس شخص کو اپنے دروغ پر ثبات و قیام اور ہمارے جرح و اعتراض پر غیرت و شرم ہو تو وہ کم سے کم اِن کتابون مین ایک کتاب ایسی بتاوے جسمین انگریزون سے جہاد کا ذکر ہے اور اسکا یہ کہنا کہ یہ حال جنرل ڈیلی وغیرہ کی معرفت گورنمنٹ پر کھل گیا تب نواب صاحب نے اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی ممانعت مین کتابین تصنیف کین اول تو محض دروغ ہے جنرل ڈیلی رزیڈنٹ یا کرنل ہنرمن جسٹنا پولیٹیکل ایجنٹ کی معرفت صرف خطبہ جہاد کے سبب جسمین انگریزون کا ذکر و نشان تک نہین نواب صاحب پر اعتراض ہوا تھا۔ مضامین ہدایۃ السایل وغیرہ پر کچھ اعتراض نہین ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ معافی قصور اشاعت خطبہ جہاد مین (جو ٢-مارچ ١٨٨١ء کو بواسطہ کرنل ہنرمن صاحب ہوئی تھی) معافی قصور اشاعت ہدایۃ السایل کو داخل نہین سمجھا گیا چنانچہ ایک سرکاری تحریر سے معلوم ہوتا ہے اسمین یہ فقرہ صاف طور پر بھی درج ہے کہ ١٨٨١ء مین گورنمنٹ کو اس کتاب ہدایۃ السائل کے وجود اور اسکی کیفیت کا علم نہ تھا۔ پھر اس شخص کا یہ کہنا کہ گورنمنٹ کو مضامین ہدایۃ السایل کا علم ہوا تب نواب صاحب نے اسکا خلاف چھاپنا شروع کیا دروغ نہین تو کیا ہے۔

ثانیًا یہ بات صحیح و راست ہی تو محل تعریف ہے نہ موجب شکایت و مذمت۔ اس سے نواب صاحب کا فرمانبردار گورنمنٹ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جب انکو اون مضامین کا مخالف منشاء گورنمنٹ ہونا معلوم ہوا تب اونھون نے حسب منشاء گورنمنٹ اِن مضامین کا خلاف مشتہر کرنا شروع کیا اس سے پہلے اِن مضامین کو اونھون نے مخالف گورنمنٹ نہین سمجھا اور نادانستگی و ناواقفی سے انکو درج کتاب کیا تھا اس صورت مین اونھون نے گویا اپنی سابق چال سے جسکو مخالف گورنمنٹ قرار دیا گیا رجوع کیا اور تھوڑے نقصان کے بدلے بہت نفع پہونچایا پھر اس کارروائی لایق تعریف کی مذمت کرنا اور اطاعت گورنمنٹ کو تقیہ قرار دینا مفسدہ و مغالطہ نہین تو کیا

اور اسکا یہ کہنا کہ نواب صاحب کا تحریرات مانع جہاد کا شایع کرنا اس موجودہ سزا
کے خوف سے تھا جسکے سامنے ہونے کا دس برس پیشتر انکو یقین ہو گیا تھا اس کل دروغ
ہونا اوسکے پہلے بیان سے ثابت ہے - اور جو اس پہلے بیان کے جواب مین لکھا گیا ہے
وہ بھی اسکے دروغ ہونے پر کافی دلیل ہے اس سے علاوہ اسکے دروغ ہونے
پر ایک اور روشن دلیل پیش کیجاتی ہے جسکی تسلیم سے کسی منصف غیر متعصب کو
انکار کی گنجایش نہو وہ یہ ہے کہ جن عبارات رسالہ سیف بتار کو ہدایۃ السایل مین
درج کرنے پر نواب صاحب کا دس برس پیشتر یقین سزا کرنا اور اس سزا کے دفعیہ
کے لئے آخری عبارات متضمن خیرخواہی گورنمنٹ شائع کرنا اس بدگمان نے تجویز کیا ہے
وہ عبارات نواب صاحب کے رسالہ "عبرۃ" مین (جو ہدایۃ السایل کے تین برس بعد ۹۴ھ
ہجری مین طبع ہوا ہے) درج ہین - نواب صاحب ان عبارات کو مخالف گورنمنٹ سمجھتے ہے
اور انپر سزا پانے کا خوف و یقین رکھتے - اور اوسکے دفعیہ کے درپے ہوتے تو ان
عبارات کو رسالہ عبرہ مین دوبارہ درج نہ کرتے دس سال پیشتر کی مآل اندیشی اور
پیش بندی اور چالاکی اور زمانہ سازی کا یہ مقتضا ہرگز نہین ہے کہ اون دس مین
سے تین سال گذر جانے کے بعد اس پیش بندی کا خلاف کرین اور جس بات پر مواخذہ
کا یقین کر کے اسکے دفعیہ کے درپے ہون وہ ہی بات پھر عمل مین لاوین بلکہ اس
تکرار و اعادہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان عبارات کے اشاعت کو خلاف
منشاء گورنمنٹ ہرگز نہ سمجھے تھے اس کی سزا کا یقین کرنا اور اسکے دفعیہ مین کوشش کرنا کجا
دوسرے حضرت کے جواب مین ہم اس سے زیادہ کہنا مناسب نہین سمجھتے کہ اگر
کسی فعل یا قول مین باوجود امکان نیک نیتی کے بلا وجہ بدنیتی کا گمان جایز ہے
تو آپ کے مخالفین آپکی نسبت بلکہ اس اخبار کی نسبت جسکے آپ کارسپانڈنٹ ہین
بلکہ عام اخبارات کی نسبت جنکے اڈیٹر حنفیہ وغیرہ مقلدین ہین یہ کہہ سکتے ہین کہ جو

مضامین خیر خواہی گورنمنٹ اونکی تحریرات مین وقتاً فوقتاً درج ہوتے ہین وہ سب
زبانی حساب کتاب ہے دل سے یہ لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے سخت مخالف ہین اور اس
سلطنت کے زوال کے بدل خواہان ہین۔ خدا نکرے اگر اس سلطنت سے کسی اسلامی
سلطنت (خصوصاً سلطان روم کا جسکو یہ لوگ اپنا خلیفہ برحق سمجھتے ہین اور انکے
نام کا جمعہ وعیدین مین خطبہ پڑھتے ہین) مقابلہ ہوجاوے تو یہ لوگ سب کے سب
گورنمنٹ سے باغی ہوجائین اور مخالفین گورنمنٹ کو مدد دین اسکے جواب مین جو
بات آپ اور آپکے احباب کہہ سکتے ہین۔ اور اسکے ذریعہ سے اپنے مضامین واعترافات
خیرخواہی کا دل سے ہونا ثابت کرتے ہین۔ وہ ہی بات نواب صاحب آپکے جواب مین
کہہ سکتے ہین۔ اس بات کا جواب ترکی بہ ترکی تو یہ تھا کہ ہم غدر ۱۸۵۷ء کے مفصل
حالات بیان کرتے اور ان حضرات مولوی صاحبان وخانصاحبان کے جو اس غدر
کے بانی مبانی تھے اور وہ آپ ہی کے ہم مذہب وہم مشرب تھے۔ اہلحدیث اینمن کم سے
کم ایک بھی نہ تھا تفصیلی فہرست لکھتے جس سے آپکو یقین ہوتا کہ جو بات آپ اہل حدیث
کی نسبت صرف اپنے خیال سے کہتے ہین وہ آپ کے گروہ مین بشہادت واقعات پائی
جاتی ہے مگر ہم اپنے مقام اصلاح یا ریفارمیشن کی طرف نظر کرتے ہین تو وہ تفصیل
لکھتے ہوئے شرماتے ہین خدا تعالے آپ لوگون کو بھی شرم عطا کرے۔ اور یہ خیال
نصیب کرے کہ ہم اپنے اون پرچون مین جو محض بغرض اصلاح جاری ہوئے ہین
کیون فساد انگیز مضامین درج کرتے اور اہل اسلام خیرخواہ سلطنت کو کیون باغی و
بدخواہ بتاکر مجرمون مین داخل ہوتے ہین۔

اس نیک طینت نے اپنی بدگمانی کی تائید مین جو مولوی اسمعیل صاحب کا جہاد
پیش کیا ہے اس سے نواب صاحب یا کسی اور اہلحدیث کی نیک نیتی پر بٹہ نہین لگ سکتا
ہم پہلے بھی کہہ چکے ہین۔ اور اب پھر کہتے ہین کہ مولانا اسمعیل شہید کا جہاد سکھون سے

تھا جو مسلمانون کے مذہب سے تعرض کرتے ہتے نہ انگریزون سے جنکو کیسیکے مذہب سے تعرض نہین ہے بلکہ انگریزون سے جہاد کرنیکو وہ برملا ناجایز کہتے تھے چنانچہ آنرابیل سید احمد خان کی کتاب سے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۲۶۶) جلد (۱۰) مین منقول ہو چکا ہے پہر مولانا اسمعیل کا یہ جہاد اہل حدیث کی بدنیتی اور اظہار اطاعت گورنمنٹ مین ان کی ناراستی پر کیونکر دلیل ہو سکتا ہے۔

تیسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نواب صاحب پر بغاوت یا مخالفت گورنمنٹ کا الزام قایم کیا گیا ہے۔ انکی کتاب ترجمان وہابیہ ہے جسکو نواب صاحب نے اردو زبان مین تصنیف کیا اور ۱۸۸۴ء مین چھپوایا۔ اور اسی سنہ مین اسکا انگریزی ترجمہ کرا کے کلکتہ مین طبع کرایا اس کتاب کی بنسبت ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجہایا ہے کہ اسمین وہابیون کی تعریف و حمایت کی گئی ہے اور یہ ایک ایسا فعل ہے جو فقدان رابطہ دوستی سرکار انگریزی پر دلالت کرتا ہے اور اس بحث کا ایسے وقت مین کہ سرکار انگریزی ملک مصر مین مہدی کے ساتھ معرکہ آرائی کی بڑی مشکل کارروائی مین مصروف تھی ایسے شخص کی جانب سے جو ہندوستان کی بڑی ریاستون مین ایک ریاست کے رئیسہ کا شوہر ہو پیش ہونا بیموقع تھا اور اس کتاب مین باصرار یہ کہا گیا ہے۔ کہ جو لوگ ہندوستان مین وہابی کہلاتے ہین وہ نہایت خیر خواہی گورنمنٹ سے آراستہ نمک حلال مایل صلح و سداد ہین۔ اور نواب صاحب کو مذہب وہابیہ سے عشق ہے۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

اس بیان کا تتمہ شاید اونکا وہ بیان ہے جو چوتھی کتاب اقتراب کے مخالف گورنمنٹ ہونے کے ثبوت مین اونھون نے پیش کیا ہے کہ اسمین مہدی سوڈان کو عبد الوہاب نجدی بانی مذہب وہابیہ کے مشابہ کہا گیا ہے۔ تاکہ ہندوستان کے وہابیون کے دلون مین جہاد کا جوش پیدا ہو جس سے بیان سابق کو ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے

که نواب صاحب کا ترجمان وہابیہ ہین وہابیون کی تعریف وحمایت کرنا گویا مہدی سودان
کی حمایت کرنا ہے اور ہندوستان کے وہابیون کو مہدی سودان کے مدد کی ترغیب دلانا

اس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ اسمین ہندوستان کے اہلحدیث
کی (جنکو اُنکے دشمن وہابی کہتے ہین) حمایت وتائید کی ہے - انکو خیرخواہ گورنمنٹ کہا
ہے اور بدخواہی گورنمنٹ سے بری کیا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ کتاب اقترابین
مہدی سوڈان کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہا ہے اسکے سوای جو کچھ کہا گیا ہے
اور جو اِن دونون باتون سے نتیجہ نکالا گیا ہے وہ محض غلط ہے جس سے اُنہون نے
گورنمنٹ کو دہوکہ دیا ہے نواب صاحب ان دو کتابون یا اپنی اور تصانیف مین
عبدالوہاب نجدی کے مذہب وطریقہ سے اپنا اتفاق راے ظاہر کرتے یا وہ نفس الامر مین
اِسکے پیرو ہوتے یا وہ اہل حدیث ہندوستان کا پیرو عبدالوہاب ہونا بیان کرتے
اور پہر وہ مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہتے تو اس سے یقیناً وہ نتیجہ
نکلتا جو ہمارے بہائیون نے نکالا ہے اور جس حالت مین وہ اپنی متعدد تصانیف
مین اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب سے بے تعلق بلکہ ناموافق
ہونا ظاہر کر چکے ہین اور نفس الامر مین بھی اہلحدیث ہندوستان سے کوئی پیرو عبدالوہاب
نہین ہے - تو پہر اس سے وہ نتیجہ نکالنا انصاف کے رو سے جایز نہین ہے بلکہ اسکے
برخلاف یہ نتیجہ نکالنا ممکن ہے کہ نواب صاحب نے اِن باتون کے اظہار سے ہندوستان
کے اہلحدیث کو مہدی کی معاونت سے منع کیا اور یہ جتایا ہے کہ مہدی سوڈان عبدالوہاب
نجدی کے (جو تمہارے طریق کا مخالف تھا -) مشابہ ہے لہذا تم کو اسکی معاونت کا
خیال کرنا یا اوسکے فتوحات پر خوش ہونا جایز نہین ہے -

اس نتیجہ کے صحیح ہونے اور نتیجہ مخالف کے غلط ہونے کا مدار یہ امر تنقیح طلب
ہے کہ نواب صاحب نے اپنی تصنیفات مین اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا

عبدالوہاب نجدی کا پیرو و موافق ہونا بیان کیا ہے یا بے تعلق و مخالف ہونا اور واقعی وہ لوگ اسکے پیرو ہین یا نہین — ہم اپنے خیال (شق دوم) کی تائید مین نواب صاحب کی تصنیفات سے چند شہادتین پیش کرتے ہین - ہمارے خیال کے مخالف شق اول کے قایل اپنے خیال کی تائید مین نواب صاحب یا کسی اور اہلحدیث ہندوستان کی تصنیف سے ایک عبارت یا ایک فقرہ یا ایک لفظ ایسا نکال کر بتا وین جسمین اونہون نے اپنا یا اپنے گروہ اہل حدیث ہندوستان کا عبدالوہاب کا پیرو یا موافق ہونا بیان کیا ہو - ہم سب سے پہلے اسی کتاب ترجمان وہابیہ سے چند عبارات جسمین وہابی ہونے سے انکار اور عبدالوہاب نجدی کے اتباع سے بیزار ہونا نواب صاحب نے ظاہر کیا ہے نقل کرتے ہین -

اس کتاب مین بصفحہ ۶ کہا ہے الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ سرکار عالیہ برٹش گورنمنٹ کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ مسلمانان ریاست ہاے ہند و رعایاے ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمیٰ کا نہین ہے - اور جن مسلمانان ریاست وغیرہ پر دشمن اونکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین - وہ ہرگز وہابی نہین -

اور اسی کتاب کے صفحہ ۶ مین کہا ہے "اس ملک خصوصاً ریاستہاے اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن خواہ کا اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بننا چاہتے ہین لیکن ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا جہوٹون کو روسیاہ کرتا ہے"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ مین ہے سوال عبدالوہاب نجدی جسکی طرف وہابیہ

منسوب ہین کون شخص تھا - جواب وہ اور اونکا بنیا محمد دونون حنبلی مذہب تھے اور
ہندوستان کے مسلمان یا تو حنفی مذہب ہین یا عامل بالحدیث یا شیعہ یہان قدیم سے
ابتک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہین ہوا اوس (محمد) کی ولادت ۱۱۱۵ ہجری مین عیینہ
مین جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور سنہ ۱۲ ہجری مین اسکا خروج حدود حجاز
اور یمن مین ہوا اور سنہ ۱۲۰۶ ہجری اوسنے وفات پائی اور اصل مذہب اون (نجدیون)
کا حنبلی تھا اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ مین سنا گیا ہے کہ بہت ہین اور ہند
مین ایک بھی نہین - اور اصل اسلام مین اتباع قرآن و حدیث کا ہے نہ اتباع کسی
عالم خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت اونکی طرف بظاہر غلط محض ہے - اسلیئے
کہ وہ مذہب حنبلی مین پہلے سے آخر تک رہے اور کسی مسلمان کو جو قرآن و حدیث
کا تابع ہو - انکا تابع اور انکے مذہب کا جاری کرنے والا جاننا محض نادانی ہے
اور بڑا ظلم ہے اور نہایت جھوٹ ہر مسلمان خالص اطاعت خدا و رسول کے سب
دینون اور مذہبون پر مقدم جانتا ہے - اور بڑے بڑے لوگون کی بات بھی خدا و
رسول کے مقابلہ مین پسند نہین کرتا - محمد بن عبد الوہاب کی بات کا کیا ذکر ہے
اور وہ کس قطار و شمار مین ہے - لاکھون عالم اسلام مین گذرے ہین لیکن کوئی
ادنی مسلمان بھی سچی باتون کو اونکے طریقہ مین منحصر نہین جانتا - اور اونکے پیچھے چلنا
واجب نہین سمجھتا - خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانون کا یہ ہے کہ جب سے
یہان اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہون کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے
ہین اوسوقت سے آجتک یہ لوگ حنفی مذہب پر قایم رہے اور ہین - اور اسی مذہب
کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے - یہانتک کہ ایک جم غفیر نے
بلکہ فتاوی ہندیہ یعنی فتاوے عالمگیری جمع کیا اور اسمین شیخ عبد الرحیم دہلوی
والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بھی شریک تھے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث

دہلی جو بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب و سنت تہے اونہون نے بہت مسایل دین کے جہان بین کی اور ضعیف اور بودی باتون کو قوی اور مضبوط باتون سے علیحدہ کیا اور اسی طریقہ اور رویہ پر اونکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گذرے کہ اونہون نے بہت سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلایق اور رفاہ عام مین خلل انداز ہوتے ہین اور دین و دنیا مین باعث و فتنہ و فساد ہوا کرتے ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان کیا۔

غرضکہ خاندان محمد بن عبد الوہاب کا حنبلی مذہب تھا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو اون سے کسیطرحکا علاقہ شاگردی یا مریدی کا نہ تہا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپسمین پائی گئی پہر یہان کے لوگون کو عالم ہون خواہ جاہل محمد بن عبد الوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسیطرح کسی عاقل کی سمجہہ مین نہین آتی اور ہندیون مین اوس زمانہ سے آجتک کوئی ربط و ضبط اور کسی طرح کا علاقہ اور میل جول نہین غرضکہ یہان کے چال اور ڈہنگ کو وہان کے چال چلن سے کسی طرح کچہہ نسبت ہی نہین علاوہ اسکے کبھی یہان کے کسی گروہ نے اسبات کا دعوی نہین کیا۔ نہ زبان سے نہ قلم سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب مسلمان یونہی ہین۔

اور اوس کتاب کے صفحہ ۲۷ مین کہا ہے کہ یہ فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے اور سارے جہان کا حاکم اور مالک اوسی ایک اکیلے قدرت والے کو سمجہتا ہے اونکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کی طرف اوس فرقہ کو منسوب سمجہنا محض غلط ہے اور جہوٹ ہے کئی وجہون سے اول یہ کہ یہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبد الوہاب کی طرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے۔

پس یہ خطاب اور لقب اوسنے اپنے لئے مقرر نہین کیا جیسے شیعون نے سنیون کے مقابلہ مین اپنے آپ کو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے اور ضرور تھا کہ اگر وہ اس لقب کو اپنے لئے مقرر کرتے تو ضرور اوسکی بو انمین پائی جاتی - بلکہ یہ لوگ تو اس لقب سے کمال نفرت رکہتے ہین اور انکار کرتے ہین پہر ایسا لقب کسی کیواسطے رکہنا - جو وہ خود اس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً و قانوناً ہرگز لایق محبت نہین ہو سکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین اون کو وہابی کہنا ایسا برا لگتا ہے جیسے گالی دینا اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کی چال چلنے والے اپنے تئین کسی اگلے بڑے امامون کی طرف منسوب نہین کرتے اور نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین پھر محمد بن عبد الوہاب کے پیچھے چلنے اور اونکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہون گے -

دوسرے یہ کہ کسی مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بجز اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اسکا شاگرد ہو یا اوسکے گہر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اسکا ہموطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستان کے لوگون کا محمد بن عبد الوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتون کے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی کسی طرح کا علاقہ ان علاقون مین سے اونکے ساتھ نہین رکہتا ہے پہر اون کو اون کی طرف منسوب کرنا سوائے خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جائے -

تیسرے یہ کہ محمد بن عبد الوہاب کے انتقال کو ایک مدت مدید گذری کہ ملک نجد مین بہی جہان اونکا نشو و نما تھا وہان بھی کوئی اونکے پوتون پرتون مین سے باقی نہین سنا جاتا کہ اونکے طریقہ کی تعلیم لوگون کو کرتا ہو - اور اہل ہند یا عرب کو اوس طرف بلاتا ہو اور یہ لوگ اوسکی چال پر چلتے ہون اور اوسکے سکہانے کے موافق

برتاؤ رکہتے ہون پہر اِس صورت مین اونکو وہابی کہنا اور محمد بن عبدالوہاب کی طرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا ہے اور عدل کی گردن مارنا ۔،،

اسکے بعد اِس کتاب مین بضمن چند فصول وہابیان نجد کے تاریخی حالات تواریخ عیسائی وغیرہ علمار سے نقل کئے ہین جنکی کسی قسم کی تائید تصدیق اپنی طرف سے نہین کی اسکے بعد بصفحہ ۵۹ کہا ہے الحاصل جو حال وہابیون کا اِن سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسینے نہین لکہا - اور یہ موافق تحقیق علمار عیسائین کے ہے اِس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے - اِس حال کے ملاحظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہوا اسلئے کہ جو کارروائی اِن لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف انکے ہاتہون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتہہ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا - اور اِس طرح کی جرأت کسی شخص سے نہین ہو سکتی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون کا ۱۸۱۸ء مین بالکل خاموش ہوگیا اوسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اوس ملک مین بہی سر نہ اوٹہایا اور اسی کتاب کے صفحہ ۷۱ مین کہا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا لازم ہے نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا ۔،،

اِس قسم کے مضامین اِس کتاب ترجمان وہابیہ مین اور بہت ہین بلکہ تمام کتاب کا مضمون ہی یہی ہے کہ اہلحدیث ہندوستان وہابی نہین اور نجدی وہابیون سے انکا کوئی تعلق خاص نہین - اسی غرض سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے اور اسی معنی کر اہلحدیث ہندوستان کے جنکو اون کے دشمن وہابی کہتے ہین - تائید اسمین ہوئی ہے جسکو یارون نے وہابیون کی تائید ٹہرایا - اور اس سے نواب صاحب کا مذہب وہابی سے عشق استنباط کیا اور گورمنٹ کو دہوکہ دیا ہے ۔

یہ کتاب چھپکر ہماری نظر سے گذری تو ہم نے اشاعۃ السنۃ جلد ۶ کے نمبر ۴ و ۶ و ۷ مین اسکا خلاصہ مطالب نقل کرکے اسپر بالفاظ ذیل یہ مختصر ریویو لکہا "

یہ کتاب پکے مسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام و رعایا کے واجبی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجھتے ہین) بشیر ہے اور ناواقف مسلمانون کے لئے (جو بعض اوقات چند اوباش خلایق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکھکر اسکو جہاد شرعی سمجھکر بخیال شہادت اسمین شریک ہو جاتے ہین) ایک واعظ و نذیر ہے - اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار و صداقت شعار مشیر و پولٹیکل وزیر ہے - اور مختلف فرقہ ہائے اہل اسلام کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اکسیر ہے پہر اس ریویو کے ہر فقرہ کی تفصیل کرکے اخیر مین گورنمنٹ اور نواب صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اسکو انگریزی مین ترجمہ کراکے شایع کرین جس پر نواب صاحب نے اسکا انگریزی مین ترجمہ کرایا اور کلکتہ مین چھپوایا اور اسوقت کے اور اہل الرائے اور گورنمنٹ نے بھی اسکو پسند کیا -

اخبار انڈین کرانیکل مطبوعہ ۶ - اپریل ۱۸۸۵ء مین اسکی نسبت یہ فقرہ درج ہوا تھا "نواب صاحب نے انصاف پسند لوگون کو اس تصنیف سے مشکور کیا اور وہ قابل شکرگذاری برٹش گورنمنٹ کے بہی ہین" اس وقت کے ویلیسرے و گورنر جنرل لارڈ رپن کو بیگم صاحبہ بہوپال نے اسکا ایک نسخہ بطور تحفہ بہیجا تو اسکے جواب مین ویلیسرے نے بہی چٹہی ۲۶ دسمبر ۱۸۸۱ء مین اسکا شکریہ ادا کیا -

اسوقت وہ کمال عیب بنایا گیا ہے اور اس خیر خواہی کو بدخواہی بنا کر دکہایا گیا ہے - افسوس صد افسوس -

اسی قسم کے مضامین نواب صاحب نے کتاب سوایۃ العوائد مین جو ترجمان وہابیہ سے دو برس پہلے شائع ہوئی ہے درج کئے ہین چنانچہ اسکے صفحہ ۳۷ مین وہ مضمون ادا کیا ہے جو ترجمان کے صفحہ ۲ سے منقول ہوا - اسکے شروع مین یہ الفاظ لکہے ہین :

تسمیہ مسلمانان ہند کہ گورہا و پیران رانمے پرستند و ہر دم ما را از اعمال انکو ہیدہ منع مے نمایند بو ہابیہ سخت غلط و دروغ محض ہست بچند وجہ اول آنکہ این قوم خود را باین نام مسمے نمی کنند چنانچہ خود را در برابر شیعہ سنی مے نامند و در مقابلہ مقلدہ متبع مے خوانند پس اگر در کیش ایشان رایحہ از مفہوم وہابیت مے بود لابد خود را موسوم میکردند باین نام و ازان استنکاف نمے نمودند حالانکہ ما مردم را اگر یکے بلفظ وہابی یاد میکند بے شائبہ کذب چنان مینمایند کہ کسے دشنام دادہ چہ وقتیکہ ما خود را بسوئے اماے از ائمہ مذاہب منسوب نمیکنیم و تقلید حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی رہ نمیدہ اریم پس تقلید محمد بن عبد الوہاب و اتباع او یعنے چہ" اسکے بعد چہ وجوہات اور بیان کیے ہین جنکی تفصیل متعذر ہے۔

شاید ان عبارات و شہادات کی نسبت ہمارے بہائی گورنمنٹ کو یہ سمجھائین کہ انمین جو وہابیت سے انکار پایا جاتا ہے یہ اُسوقت سے ہے جبکہ ۱۸۸۱ء؁ مین جنرل ڈیلی وغیرہ کے ذریعہ سے نواب صاحب پر گورنمنٹ کا عتاب ہوا تہا انکے جواب مین ہم ان کتابون کی شہادت پیش کرتے ہین جو اس عتاب سے کئی سال پہلے طبع و مشتہر ہو چکی ہین از انجملہ ایک وہی ہدایۃ السایل ہے جسکو نواب صاحب کی بغاوت پر دلیل ٹہرایا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۲۱ مین کہا ہے کہ "نہ اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی بر ما لازم باشد و نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی متحتم"

اور اسکے صفحہ ۱۱۴ مین لکہا ہے "و رسایل او معروف ہست اما در دیار ہند تو الیف او نسخہ ان یافت الا ماشاء اللہ و درین رسائل مقبول و مردود ہر دو ہست و اشہر منکرات پیروے دو خصلت ہست یکے تکفیر اہل ارض بمجرد تلفیقات کہ دلیلے بران نیست دوم تجاری بر سفک دماء معصومہ بلا حجت و بلا اقامت برہان و دیگر جزئیات کہ تابع این ہر دو خصلت باشند حقیر اند" اور اسی صفحہ ۱۱۶ محمد بن عبد الوہاب کے اہل اسلام

* اس عبارت فارسی کا ترجمہ صفحہ ۲۰ مین ہے۔

کو کافر کہنے مین غلطی اور منشاء غلطی کو بیان کرکے صفحہ ۱۱۱ مین فرماتے ہین وازینجا معلوم شد کہ غالط را حکم جاحد نباشد وبرین قول اطباق اہل علم از سلف وخلف وجملہ حدیث وآثار بودہ ومذہب الیشان قطع بقبح بدع وانکار محدثات وانکار بر اہل او ست وما انکار مے کنیم بر مکفری کہ تکفیر فاحش البدعہ میکنند بلکہ اور اجاہل او میگذاریم و بولہ مالولے وتوقف میکنیم در وے وعلم او وحکم خود را در حق وے سپرد خدائے سبحانہ نمائیم بچند وجہ یکے خوف عظیم کہ بران وعید شدید وارد شدہ - آسکے بعد چھہ وجہ اور بیان کی ہین جن سے محمد بن عبدالوہاب کا مذہب تکفیر باطل ہوتا ہے اور تصفیہ (۱۱۹) مذہب اہلحدیث کا ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ اور اونکی اولاد سے رونق پکڑنا بیان کرکے صفحہ ۱۲۰ مین کہا ہے ”جمعے از علماء سوء دنیا طلب وپیرزادگان مگس طینت بدمشرب کہ در معاش الیشان ازین اصلاح عقاید عامہ فتور دست بہم داد وکسر شان وحط رتبہ خود دیدند بمدافعہ آن بر خاستند وبرائے تحریش عوام واغوائے انام این جماعہ را منسوب بوہابیہ ساختند حالانکہ نیک مے شناسند کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب بیت علم حنابلہ بود وخاندان الیشان بیت علم حنفیہ است والیشان را با اوشان ہیچ علاقہ تلمذ یا ارادت یا ہموطنی یا صحبت یا معرفت گاہے نبودہ پس الصاق این جماعہ ہند بجماعہ اہل نجد یعنے چہ -“

اور از انجملہ اونکی کتاب حطہ فی احوال الصحاح الستہ ہے ”جسکو اونھون نے اعتراض ۱۲۸۱ سنہ ھ سے پندرہ برس پہلے ۱۲۶۶ سنہ ھ مین چھپوا کر شائع کیا ہے اسمین بہی اونھون نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حق مین وہی کہا ہے جو ہدایۃ السایل کے صفحہ ۱۴۱ سے منقول ہوا ہے -

آپ اس کتاب کے صفحہ ۳۷ مین لکھتے ہین کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے رسایل مشہور ہین - انمین ایسے رسایل بہی ہین جو قبول کرنیکے لایق ہین - ایسے بہی ہین جو لایق

ورسائله معروفة وفيها المقبول والمردود
واشهر ما ينكر عليه خصلتان كبيرتان الاولى
تكفيره اهل الارض بمجرد تكفيفات لا دليل عليها
والثانية التجاري على سفك الدم المعصوم
بلا حجة واقامة برهان تتبع هذه جزئيات
وهي حقيرة تغتفر مع صلاح الاصل وصحته
والله اعلم وقد بنى الشيخ محمد المذكور طريقته على
اتباع ابن تيمية وابن القيم في زعمه واخذ
من اقوالهما اطرافا بحسب ما وقع من الاطلاع
والاشراف وقد اصاب في بعض ما نقله واخطأ
في البعض وساء فهمًا طرحه صفحہ ٢٢

رد ہین اسکی ان خصلتون سے جو بری سمجھی
جاتی ہین بڑی مشہور دو خصلتین ہین- ایک
تمام زمین والون کو صرف بناوٹی یا ملوّنی کی
باتون سے جنپر کوئی دلیل نہو کافر کہنا دوسری
بلا دلیل خونریزی پر جرأت کرنا انکی فروعات اور
بھی ہین جو معافی کے لایق ہین محمد بن عبدالوہاب نے
اپنے زعم مین اپنے طریق کی بنا شیخ ابن تیمیہ و شیخ ابن القیم
کی پیروی پر قایم کی ہے- جہانتک اسکو
اطلاع ہوئی اسکے اقوال لے لئے ہین-
اس نقل اقوال شیخین مین کہین تو وہ درستی
پر رہا ہے اور کہین چوک گیا ہے- اور بعض
جگہہ اس سے سوء فہمی ہوئی ہے-

ان عبارات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے اپنا اور اپنے
گروہ اہلحدیث ہندوستان کا محمد بن عبدالوہاب نجدی سے تخالف ثابت کیا ہے-
نہ اظہار توافق-

و بنا بر علیہ اس تشبیہ سے جو مہدی سوڈان کو عبدالوہاب سے دی گئی ہے مہدی
سوڈان کی مذمت اور اسکے معاونت سے ممانعت کا نتیجہ نکلتا ہے نہ اسکی تعریف اور
اسکی اعانت کی ترغیب کا نتیجہ اور اس کتاب ترجمان کی نسبت جو کچھ ہمارے بہائیون نے
گورنمنٹ کو سمجہایا ہے وہ محض دہوکھہ و مغالطہ-

چوتھی کتاب جسکے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا سخت الزام قایم کیا گیا ہے
ایک کتاب اقتراب الساعۃ ہے جو نواب صاحب کے بیٹے نور الحسن خان کے نام

سے آگرہ مین چھپی ہے۔

اس کتاب کی نسبت ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ یہ کتاب درحقیقت نواب صاحب کی تصنیف ہے اسکو اپنے بیٹے کے نام سے اور آگرہ کے مطبع مین اسلیئے اونہون نے چہپوایا ہے کہ اس جرم کی بغاوت سے جسکی اس کتاب مین ترغیب دیگئی ہے وہ خود بری رہین۔ اور ملک مین بغاوت پھیل جائے۔

جو کچھہ ہمارے بہائیون نے ترجمان وہابیہ کی نسبت گورنمنٹ کو سمجھایا ہی وہی ٹھیک ٹھیک ہمارا اس کتاب کی نسبت سمجھایا ہے کہ اس کتاب کا ایسے وقت مین کہ گورنمنٹ کو سوڈان مین مشکلات درپیش تھین۔ ایسے شخص کی طرف سے جو ایک ملک لال رئیسہ کا شوہر ہے شایع ہونا ایک ایسا فعل ہے جو گورنمنٹ انگریزی سے دوستی کے مخالف ہے۔ اور علاوہ بران بہت سے مضامین کا (جنمین کھلم کھلی ترغیب بغاوت پائی جاتی ہے) اس کتاب مین پایا جانا ان حضرات نے بیان کیا ہے۔ اور اس پر اس کتاب کے نمبر صفحہ و سطر کا حوالہ دیا ہے۔

ہم ان مضامین کو انہی حضرات کی ترتیب و بیان کے مطابق ایک نقشہ کے ضمن نقل کرتے ہین پہر اسی ترتیب سے اون مضامین کے مغالطات بیان کرکے اون کا ڈیفنس (جواب) پیش کرین گے۔

وہ نقشہ یہ ہے

نمبر مضمون	نمبر صفحہ	سطر	مضمون بغاوت انگیز
۱	۶	۱۱	مہدی موعود کے ظہور کا زمانہ قریب آیا ہے۔
۲	۷	۱۹-۲۰	نصاری کی حکومت قیامت کی علامت ہے۔
۳	۲۷	۹	ہر کسی نیک نہاد آدمی کو مہدی کہہ سکتے ہین۔
۴	۱۴۱	۲۰	اہل اسلام مین فی الحال ضعف اسے ہے وہ سمجھہ گیا ہی کہ انہون نے جہاد ترک کر دیا ہے

مضمون بغاوت انگیز	سطر	نمبر صفحہ	نمبر مضمون
ہر ملک کے لوگون پر اس ملک والے کی (خواہ غیر قریشی ہو یا کوئی متغلب) اطاعت واجب ہے۔	١	٥٧	٥
ہم غریبونکے سر پر ایسا وقت آگیا ہے کہ اسمین ایسے امیر یعنی حاکم ہین جو سنت پر عمل نہین کرتے اور پیغمبر کی راہ پر نہین چلتے انکے دل شیطان کے دل ہین بدن انسان کے بدن۔	٨	″	٦
جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے۔	١١ و ١٢ و ١٣	٥٨	٧
شہید وہ ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔	٩	٥٧	٨
حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند و نائب السلطنت اور انگریزون کو گردن مین طوق بندگی ڈالکر کشان کشان مہدی کے روبرو لاوینگے۔	١٣	٦٤	٩
مہدی سوڈان کا حال۔ مہدی کے مجدد ہونے کی تجویز۔ مہدی کے ہاتھ سے تمام کافرون کے مارا جانے کا یقین۔ انگریزی اخبارون مین مہدی کی شکستون کے حال کا دروغ ہونا۔ مہدی کو عبد الوہاب نجدی کے مشابہ کہنا (جس سے ہندوستان کے وہابیونکے دلون مین جوش پیدا ہو) ہر صدی مین ایسے مجدد پیدا ہونے کی تجویز۔ جو بذریعہ جہاد دین کی اشاعت کرے۔ اور اسکے لواحق عارضی سے اسکو پاک کرے جس سے یہ مدعا ہے کہ مسلمانون کو جہاد کے لئے تیاری ہو۔ اور وہ مہدی سوڈانی کو مجدد تسلیم کرلین اگرچہ اسکو مہدی صادق نہ مانین)	٧ سے ١٣ تک	١١٦ سے ١٢٠ تک	١٠ سے ١٥

نوٹ: مضمون نمبر ١ و ٤ کا ہمارے بہائیون نے نمبر صفحہ و سطر نہین بتایا مضمون نمبر ١ تو صفحہ ٤٨ و ٥٢ و ٥٣ مین کچھہ نہ کچھہ پایا جاتا ہے مضمون نمبر ٤ کا اس کتاب مین کہین نام و نشان نہین ہے۔

نمبر مضمون	نمبر صفحہ	سطر	مضمون بغاوت انگیز
16	120 و 140 و 141 و 220 و 221	15 و 17 و 21 و 1 و 17 تا ختم	مہدی کے ظہور کے لئے دلی تمنا اور دعا۔ عیسے علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا۔ اس صدی کے سرے پر مہدی کے ظہور کی امید چودہوین صدی کے چوبیسویں برس تک مہدی ظاہر ہونے کی امید۔
17	٭	۰	زمانہ حال کو بدی اور معصیت کا زمانہ کہنا۔
18	٭	۰	اس امر کے اظہار مین کوشش کرنا کہ مہدی موعود کے آثار جیسے کہ

حدیث مین لکھے ہین وہ ٹھیک نہین۔ اور وہ حدیث جسمین وہ آثار لکھے ہین معتبر نہین۔ اسمین نواب صاحب کا مطلب یہ ہے کہ کسی نشان مذکور کا مہدی سودان مین نہ پایا جانا حدیث کی غلطی پر محمول ہے نہ اسکے نقص پر اور اسلئے ممکن ہے کہ مہدی سودان ایک پیغمبر صادق ہو گو شہادت حدیث اسکے مخالف ہو اگرچہ نواب صاحب نے نبظر چھپانے منشاء حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سودانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے تاہم اسکے کاذب قرار دینے کے لئے بجز اسکے اور کوئی دلیل پیش نہین کی کہ امام موعود کا نسل سید سے ہونا لازم ہے جس سے انکا یہ مطلب ہے کہ اگر مہدی سودانی سید ثابت ہو جاوے (اور مسلمانان ہندوستان کو ایسا سمجھا دینا آسان ہے) تو وہ اسکو مہدی موعود تسلیم کرلیوین۔

اس کتاب کی نسبت بھی جو کچھ ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو کہا ہے اسکے اکثر حصہ مین تو محض دروغ و مغالطہ سے کام لیا ہے اور جس قدر سچ کہا ہے اس سے بھی نتیجہ غلط نکالا ہے اس کتاب کے کسی مضمون سے (اسکا نشان دیا گیا ہے خواہ نہین دیا گیا) یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ نواب صاحب نے مسلمانان ہند وغیرہ کو برٹش گورنمنٹ کے مخالف مہدی سودان کو مدد دینے کی رغبت دلائی ہے

٭ دیکھو نوٹ صفحہ ۱۷

اور اسی غرض سے یہ کتاب تصنیف کی یا کرائی ہے بلکہ اسکے برخلاف صریح اور صاف طور پر اسمین درج ہے کہ اس زمانہ مین شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے اور مہدی سودان کا مہدی موعود ہونا ہرگز ممکن نہین ہے۔ اور جو لوگ اسکو مہدی جانتے ہین وہ دین سے بے خبر ہین اور اس کتاب کی تالیف سے غرض یہی ہے کہ لوگ اسکو مہدی نہ سمجہین اور نہ اسکے جہاد کو جہاد شرعی خیال کرین۔

پہلے ہم اس کتاب کے اون الفاظ و فقرات کو نقل کرتے ہین جنسے یہ مطالب اور مولف کی یہ غرض کہلے طور پر ثابت ہے۔ پہر ان مضامین کا جنسے نتیجہ مخالف نکالا جاتا ہے۔ دروغ و مغالطہ آمیز ہونا ثابت کرکے اسکا ڈیفینس پیش کرین گے۔

شروع کتاب مین دوسرے صفحہ چوتہی سطر مین خطبہ کے بعد مرقوم ہے اور آج کل دنیا مین فتنونکا بہت زور شور ہے دنیا کے فتنے تو ایک طرف دین مین بہی بے گنتی فتنے دن بدن بڑہتے جاتے ہین چند روز سے یہ غلغلہ ہے کہ قوم سودان علاقہ مصر مین کسی نے دعوے مہدویت کا کیا ہے۔ پہلے مصر سے لڑائی رہی اب برٹش کی سلطنت امادہ رفع فساد مذکور ہے جوائب وغیرہ مین کبہی مہدی کا ذب لکہا آتا ہے کبہی متمہدی عوام جنکو نہ علم ہے نہ عقل ایسے حالات سنکر طرح طرح کے خیال کرتے ہین ہر مدعی کی بانگ بے ہنگام پر فساد کرنے کو طیار ہو جاتے ہین انکو اتنک یہہ خبر نہین ملی کہ اس تیرہ سو برس مین کتنے اچہے برے مہدی آچکے ہین جنکو وہین کیطرح بعض اقوام نے مہدی سمجہا لکن اہل علم نے خواہ وہ اچہے تہے یا برے اونکی مہدویت قبول نہ کی۔ اس قسم کے مدعی قریب بیس شخص کے اس امت مین گذر چکے ہین جنکا ذکر نام بنام حج الکرامتہ وغیرہ مین لکہا ہے سرزمین ہند بلدہ جونپور مین بہی ایک شخص سید محمد نام نے یہی دعوے کیا تہا مگر نہ چلا کچہہ عوام اونکے معتقد ہوگئے تہے۔ جنکا گروہ اتنک حیدرآباد دکن مین موجود ہے۔ مدعیان مہدویت مین جو صلحی تہے اونسے یہ دعوے

حالت سکر مین ہوا بعد افاقہ تائب ہو گئے جو صلحا رنہ تہے اونہون نے یہ دعوے
ملک گیری کے لئے کیا انمین بعض کا داؤ کسی قطر مین چل بہی گیا۔ جیسے قرامطہ مین ایک
ایک شخص مہدی نام کا پیدا ہوا تھا۔ وہ اصل مین یہودی قوم کا تہا اوسنے سیادت
کا دعوے کیا ایک خلق کو رافضے کر ڈالا اوسکی قوم نے ملک مصر مین کئی سو برس تک
نسلاً بعد نسل حکومت کی دنیا مین اسطرح کے فتنے ہمیشہ ہوتے رہتے ہین مہدویت
درکنار بعض نے دعوے نبوت کا بہی کیا تھا بعض نے الوہیت کا یہ سب درحقیقت
دجاجلہ تہے مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ اس ملت اسلام مین قریب تیس نفر کے
دجال کذاب ہون گے اس عدد مین سے جتنے اس قسم کے مدعی ہو چکے اونکا نام و
نشان کتب فتن وغیرہ مین لکہا ہوا ہے جو ہوتے جاتے ہین اونکا پتہ بہی اہل علم
وقتاً فوقتاً لکہتے رہتے ہین ابن عبد ربہ نے جزو ثالث عقد الفرید مین لکہا ہے ایک
آدمی نے ایام مہدی مین دعوے نبوت کا کیا دوسرے نے بصرہ مین تیسرے
نے زمانہ مامون مین اسنے کہا مین (خلیفہ) ابراہیم خلیل ہون چوتھے نے پہر
ایام مہدی مین پانچوین نے زمانہ خالد بن عبد اللہ قسری مین اوسنے قرآن کا
معارضہ بہی کیا سورہ کوثر کے مقابلے مین یہہ عبارت بنائی انا اعطیناک الجماهر
فصل لربك وجاهر ولا تطع كل ساحر وكافر جب اسکو سولی دی خلف بن خلیفہ شاعر نے
کہا انا اعطیناك العمود فصل لربك على عود وانا ضامن لك ان لا تعود چھٹے نے مجلس عبد اللہ بن حازم
مین بہی دعوے ظاہر کیا ایک مدعی نبوت کو ثمامہ بن اشرس نے حبس مین دیکہا
یہہ ساتوان ہے۔ ایام رشید مین بمقام رقہ ایک شخص نے دعوے نبوت کا
کیا یہ آٹھوان نبی کاذب تھا۔ نوین نے ایام مامون مین کہا مین نبی ہون دسوان
کوفے مین ظاہر ہوا ایک شیخ خراسانی بہی کوفے مین مدعی نبوت ہوئے تھے یہ
گیارھوان مدعی ہے بارھوان وہ آدمی ہے جسنے زمانہ مامون مین بہی دعوے

ظاہر کیا تیرھوان وہ شخص ہے جس نے کہا مین نوح صاحب فلک ہون ایک
طوفان اور آنیوالا ہے زمانہ تا ہون مین آذربیجان سے ایک آدمی کو پکڑ لائے
اوسنے کہا مین نبی ہون انتھے - یہ چودہ نبی ہوئے اِن سے پہلے اسود عنسی مسیلمہ
کذاب سجاح متنبیہ نے بہی یہی دعوے کیا تھا یہ سب ملکر سترہ نبی ہوتے ہین ان سبکی
حکایات عقد فرید و اشاعہ وغیرہ ہما مین مندرج ہین"

اور اِسکے صفحہ ۵ مین ہے "فتنہ خواہ دنیا مین ہو یا دین مین ہرگز کوئی
مسلمان کامل اسمین شریک نہین ہوتا فساد کے وقت مین اپنے اپنے تیر کمان تیغ
سنان کو توڑ ڈالنے کا حکم ہے نہ خود کسیکو مارے نہ کسیکے مارنے مین شریک ہو
نہ آپ کوئی فتنہ اوٹھاوے نہ کسیکو فتنے کی صلاح دے بلکہ اگر کوئی اُسکو زبردستی سے
مارے قتل کرلے تو مار کہالے قتل پر صبر کرے ظالم بننے سے مظلوم بننا ہر طرح اچہا ہے
دنیا خواب و سراب ہے یہان کے بسنے والے مسافر ہین آنکہ بند ہوگئی تو پہر کچہہ نہ تھا
آخرت باقی ہے - وہان کی درستی چاہیئے - نام کے مسلمان تو دنیا مین بےگنتی ہین
کام کے مسلمان کیمیا عنقا ہوگئے ہین انمین کوئی جھوٹا جھنڈا جہاد کا کہڑا کرتا ہے
کوئی اصلاح اسلام کا نام لیتا ہے کوئی مدعی مہدویت ہے کوئی دعویدار امامت
جو اصل اسلام ہے اوس سے اون کو کچہہ سروکار نہین فتنہ انگیزی کو اسلام سمجہا ہے
فساد کو اصلاح خیال کیا ہے" اور اِسکے صفحہ ۶ مین ہے "آج اگر اِن کو علم حدیث
وکتاب کا شغل ہوتا تو یہہ بات جان لیتے کہ یہ وقت نصاریٰ کے غلبہ کا ہے
نہ نصاریٰ کے مغلوب ہونے کا - پہر عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے پہلے مہدی کے
نکلنے سے اول کس برتے پر یہہ تدابیر فاسدہ ہوتی ہین - ہمارے نزدیک اس مبتدا

* اس عبارت مین یہ الفاظ مخالفین نواب صاحب کے محل اعتراض مین انکے اعتراض کا جواب بمقام
ڈیفینس مین آویگا اور ثابت ہوگا کہ ان الفاظ سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت نہین ہوتی -

کی خبر ہی تباہی دین و دنیا ہے نہ درستی عقبے چھوٹی موٹی نشانیان قیامت کی جو ہونے
والی تھین وہ سب ہو گئین بڑی نشانیون مین سے ایک تو یہی حکومت نصاریٰ ہے۔
جسکو سب چھوٹے بڑے دور نزدیک کے لوگ برابر ہر دن ہر جگہہ خشکی تری مین اپنی آنکھ
سے دیکھتے کان سے سنتے ہین۔ دوسری نشانی ظاہر ہونا مہدی موعود کا ہے تیسری
نشانی اوترنا عیسے علیہ السلام کا ہے آسمان سے زمین پر سو پہلی نشانی تو اب موجود
ہو گئی یہ نشانی یہ کہتی ہے کہ اسکے قریب ہے دوسری تیسری نشانی بھی ظاہر ہونیوالی
ہے ہمکو کیا جلدی ہے کہ آج سلطنت عیسوی دنیا سے اوٹھہ جاوے سوا مسلمانون
کے کوئی دوسرا نہ ہے جسنے ہمارے سر پر نصاریٰ کو مسلط کیا ہے ہم کو اونکا محکوم بنا دیا
ہے وہ خود ہی جب دوسرا رنگ بدلنا چاہیگا بدل دیگا۔ زمین آسمان کے قلابے کچھہ
ہمارے ہاتھہ مین نھین جو ہم اپنی تدبیر پہ اترا وین بیٹھے بٹھلائے طرح طرح کے فتنے اٹھاوین
اور اسکے صفحہ ۷ مین ہے اس تیرہ سو برس مین کوئی فتنہ نہین ہوا جسکی خبر
حدیث مین اول سے موجود نہو جو لوگ اس علم سے ناواقف ہین وہی فتوے جہاد
کا حق مین ہر فتنے کے دیتے ہین ورنہ دنیا مین مدت سے صورت جہاد
کی پائی نہین جاتی۔ ہم یہ نہین کہتے کہ حکم جہاد کا اسلام مین نہین ہے یا تھا۔ مگر
اب منسوخ ہو گیا۔ یہ کہتے ہین کہ اس زمانہ کی لڑائی بھڑائی خواہ مسلمان و کافر مین ہو
یا باہم مسلمانون کے مشکل ہے کہ جہاد شرعی ٹھہر سکے ؎
اور اسکے صفحہ ۹ مین ہے بغاوت کا طریقہ زمانہ معاویہؓ سے نکلا جب سے
ابتک ملوک اسلام مین باہم لڑائی رہا کی یہ فتنہ سبب تباہی خلق ویرانی ملک کا ہوا اسی
لالچ مین کوئی مدعی مہدویت ہوا کوئی دعویدار خلافت بنا کسینے کسیکا ملک
چھین لیا کوئی باغی ہو کر متغلب بن گیا تاریخ اسلام مین یہ سب وقایع لکھے دہرے ہین ؎
اسکے بعد علامات قیامت کے بیان مین ان لوگون کا ذکر کیا ہے جنھون نے نبوت کا

٭ دیکھو نوٹ صفحہ ۳۵

دعوی جھوٹھ کیا - انہی مین مدعیان مہدویت کو شمار کیا ہے پہر بصفحہ ١٩ کہا ہے باقی رہے مطلق کذاب وہ بے گنتی ہین منجملہ اون کے ایک وہ لوگ ہین جو دعوے مہدویت کا کرتے ایسے دعویدار بہی بہت ہو چکے "

پہر بصفحہ ٢٣ کہا ہے "مصر کی طرف سودان مین جسکو مہدی کہتے ہین - وہ قطعاً مہدی موعود نہین ہے اسلیے کہ ابتک شمایل مہدویت امارات موعودیت اسمین پائی نہین گئی - یون تو لفظ مہدی کا ہر صالح پر بول سکتے ہین مگر گفتگو باطنی منتظر مین ہے نہ ہر مسمے وملقب بمہدی مین حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین مین چارون خلیفون کو مہدی فرمایا ہے اسی طرح عباسیہ قرامطہ وغیرہ مین بہی اس نام کے لوگ گذرے ہین بعض اہل ضلال نے بہی دعوے مہدویت کا کیا تھا جسطرح بعض صلحا سے بہی یہ دعوے ظاہر ہو چکا ہے مہدی کے معنے ہدایت یافتہ کے ہین سو جسمین یہ وصف حاصل ہے اوسکو مہدی کہہ سکتے ہین - وہ مہدی جو موعود ہین وہ نرے مہدی نہ ہون گے بلکہ ہادی بہی ہون گے مہدی تو فقط انکا لقب ہوگا - نام محمد بن عبداللہ ہے مکے مین ظاہر ہون گے نہ کسی اور جگہہ - جو نشانیان اونسے پہلے ہونیوالی ہین اول وہ تو سب پوری پوری ظاہر ہو جاوین تب وہ ظاہر ہون جاہل لوگ افواہ و اوہام پر ہر چیز کی بنیاد کرتے ہین اونکو نہ عقل ہے نہ یہ نقل کو سند پکڑتے ہین ہرزہ جی ہے ہر نیا دین " پہر ان نشانیون اور فتنون کو جو مہدی موعود سے پہلے ہون گے اس کتاب مین صفحہ ٦٨ سے ١٢١ تک مفصل بیان کیا ہے جسکی تعداد ١٣ تک پہنچی ہے ازانجملہ نہر فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنا - اور سفیانی کا ملک عرب مین کفر پھیلانا - لشکر حارث خراسانی کا نکلنا - مداین پر لڑائی ہونا قسطنطنیہ کا فتح ہونا - جو دجال کے نکلنے کے قریب ہوگا - مدینہ پر چڑھائی ہونا آسمان سے ایک ہاتھ نکلنا - وغیرہ وغیرہ -

نوٹ دیکھو نوٹ صفحہ ٣٥

اور صفحہ ۵۶ مین کہاہے اس وقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے نہ کوئی امام کنار گشی کا زمانہ ہے سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام نہین ہین اسلیئے یہ سب سلاطین اسلام آپکو نائب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ کا قریشی ہونا شرط واجب ہی ؀

پہر صفحہ ۵۸ مین کہاہی ہاتھ سے جہاد کرنا کام ایمہ کاہے زبان سے لڑنا کام علماء کاہے دل سے بیزار ہونا کام عوام اہل اسلام کاہے سو اب ایمہ تو رہے نہین - رہے عالم اونمین جو اتباع قرآن اقتدار حدیث کے لیئے زبان سے جہاد کرتے ہین - خواہ وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین جو چپ رہے ہین وہ گونگے شیطان ہین ؀

پہر صفحہ ۵۹ مین کہاہے یہان اس حدیث مین جسمین یہ ذکر ہے کہ سنت پر عمل کرنے سے سو شہید کا ثواب ملتاہے) شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو اس زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم (یعنے ناممکن)

پہر صفحہ ۱۱۸ مین کہاہے "رہی یہ بات کہ صاحب سوڈان وہی مہدی منتظر آخر زمان ہین یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قایم نہین کہ یہ وہی مہدی ہین اگرچہ اوس جواب مین زبان عثمان سے دعوے ہادویت و مہدویت کا اونکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین - اونمین وہ کہان اسطرح کا دعوے بہت اخیار و اشرار نے بھی پہلے ان سے کیاہے مگر سچا نہ نکلا - "

پہر صفحہ ۱۱۹ مین کہاہے "ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سوڈان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپکو سید یا پ کو عبد اللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی تو بالیقین نہین - "

اور بصفحہ ۱۲۱ کہاہے عوام کا یہ حال ہے کہ اتباع ہر ناعق مقتدی ہر ناہق ہوتے ہین دنیا مین جس کسینے دعوے خدائی کا یا نبوت کا یا مہدویت کا یا مجددیت کا یا مجتہدیت

کا یا کشف کرامات کا کیا کچھہ نہ کچھہ تہوڑے بہت لوگ اوس کی طرف ہو گئے پہر انجام کچھہ ہی کیون نہو ہر افواہ پہ کان رکہنے لگے ہر گپ شپ کو سچ ماننے لگے ""

ان عبارات سے **بلا تاویل و تکلف ثابت** ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے اس کتاب مین بڑے یقین کے ساتہہ سودانی کا مہدی موعود نہونا اور اوسکے جہاد کا شرعی جہاد نہونا اور جو لوگ اسکو مہدی موعود سمجھتے ہین اور اسکے جہاد کو شرعی جہاد خیال کرتے ہین انکا دین اسلام سے ناواقف اور جاہل اور بے عقل ہونا ثابت کیا ہے جس سے **یقینی** اور صاف طور پر یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف سے غرض سودانی کی ہمدردی سے مسلمانون کو ہٹانا ہے نہ اسکی معاونت کی رغبت دلانا

اب ہم اون مضامین کا جنسے اسکے خلاف کا نتیجہ نکالا گیا ہے - دروغ و مغالطہ ہونا ثابت کرکے انکا **ڈیفنیس** پیش کرتے ہین -

مضمون نمبر (۱) مین صرف دہوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے اس کتاب کے صفحہ (۶) سطر ۱۱ مین قیامت کو قریب کہا ہے نہ زمانۂ ظہور مہدی کو اسکے الفاظ یہ ہین ""سمجھو تو بوجھہ لو کہ یہ سب شگوفے قرب قیامت کے ہین جو کوئی یہ چاہے کہ مہدی موعود کے آنے سے اول عیسے علیہ السلام کے اترنے سے پہلے یہ سب فساد دور ہو جاوے خروج بغاوت بد عہدی عہد شکنی فتنہ انگیزی سے حکومت ہمارے ہاتہہ مین دولت و سلطنت ہمارے گہر مین آجاوے تو وہ قیس و فرہاد سے کچھہ کم نہین ""

اور قیامت کو انگریزون کے ہندوستان مین آنے سے پہلے شروع زمانہ نبوت سے قریب کہا جاتا ہے پہر اس سے انگریزون کے ساتہہ لڑائی کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا کیونکر صحیح ہے زمانۂ ظہور مہدی کو قریب کہنا بھی ترغیب بغاوت نہین ہو سکتا جب تک کہ ساتہہ اسکے یہ دو باتین بہی کہی نہ جاوین اول مہدی کا ظہور اسی سلطنت کے زمانہ مین ہوگا - دوم مسلمانون کو اس سلطنت کے مخالف معاونت مہدی کے لئے -

آمادہ رہنا چاہیئے اور ان دونون باتون کا اس کتاب مین کہین نشان نہین ہے-
لہذا زمانہ ظہور مہدی کو قریب کہنے سے بھی ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے اور
اگر صرف تجویز و اعتقاد مہدی موعود بغاوت ہے تو اس سے مولف کتاب اقتراب کی
کوئی خصوصیت نہین ہے عام اہل اسلام ماتحت برٹش گورنمنٹ رئیس ہون خواہ رعایا
جنمین حضرات نکتہ چین بہی داخل ہین بجز بعض اہلحدیث زمانہ قدیم و زمانہ حال (قیامت
سے پہلے مہدی کے آنیکے معتقد ہین- پہر چاہیئے تہا کہ سبھی اہل اسلام رعایای برٹش
گورنمنٹ کو (جنکا یہہ اعتقاد ہے) باغی تصور کرکے انکو پہانسی دینے یا دریاشور سے پار بہجوانے
کا مشورہ دیا جاتا اور کم سے کم اتنا تو کہا جاتا کہ اسلامی ریاستون (حیدرآباد رامپور
ٹونک- بہاولپور وغیرہ وغیرہ) کے رئیسون اور نوابون سے وہی سلوک کیا جائے جو
نواب صاحب بہوپال سے کیا گیا ہے کیونکہ انمین کم سے کم ایک بہی ایسا نہین ہے جو امام
مہدی کے آنے کا معتقد و منتظر نہو- اس امر کو ہمارے معترض بہائی خود یقیناً جانتے ہین
اور جو لوگ اس عقیدہ اہل اسلام سے واقف نہون وہ جس سے چاہین اس امر کو
دریافت کرسکتے ہین- ان سبکو جنکی تعداد لاکھون سے بڑھکر ہے اس اعتقاد کے ساتہہ
خیر خواہ سلطنت تصور کرنا- اور نواب صاحب کو اسی اعتقاد کے سبب باغی و بدخواہ
قرار دینا انصاف کی روسے کب جایز ہے —

مضمون نمبر (۲) مین مضمون نمبر (۱) سے بڑھکر دہوکہ دہی سے کام لیا گیا
ہے بے شک اقتراب کے صفحہ ۶ سطر ۱۹-۲۰ مین نصارے کی حکومت کو قیامت کی
علامت کہا ہے مگر اس سے حکومت نصارے کی مذمت یا اون سے لڑائی کی ترغیب کا
نتیجہ نکالنا دہوکہ دینا ہے- یہہ نتیجہ اس وقت صحیح ہوتا جبکہ اس کتاب یا اور کتب
اسلام مین علامات قیامت انہی چیزون کو تسلیم کیا جاتا جنکو برا سمجہا جاتا ہے
اور جس حالت مین اس کتاب مین اچھی چیزین ان کو بھی علامات قیامت تسلیم کیا گیا ہے

اور اونہی اچھی چیزون مین بزعم مولف اور اکثر اہل اسلام عیسے علیہ السلام اور امام مہدی موعود کا آنا ہے۔ اور بیت المقدس کا فتح ہونا اور نہر فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنا وغیرہ وغیرہ (جنکو اس کتاب کے صفحہ ۱۹ – ۲۰ وصفحہ ۶ و ۶۹ وغیرہ مین ذکر کیا ہے) تو پہر اس سے حکومت نصاریٰ کی مذمت یا اوسنے ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے

اس مقام مین ہم کو سکہون کے عہد کا ایک قصہ یاد آیا ہے جسمین اسی قسم کا دہوکہہ ومغالطہ دیا گیا تھا۔ سکہون مین ایک رئیس کا نام کرم سنگہ تھا اسکے اکثر ملازم واہلکار نااہل تھے۔ بدقسمتی سے ایک فارسی خوان بہی اونمین آپہنسا۔ اور اپنی لیاقت کے سبب اوسنے قرب حاصل کیا تو اوسکے حریفون نے اس رئیس کو یہہ دہوکہہ دیکر اسکو موقوف کرادیا کہ "مہاراج اس منشی نے آپکا نام کرم سنگہ چہوٹے کاف سے لکہدیا ہے۔ افسوس ہمارے بہائیون نے سلطنت انگریزی کو بہی سکہا شاہی حکومت قرار دیکر ایسا ہی کہا ہے کہ حضور آپکی حکومت کو نواب صاحب نے قیامت کی علامت کہا ہے" اور یہہ نہ سمجہا کہ اگر کیسنے گورنمنٹ کو یہ سمجہا دیا کہ قیامت کی علامتین سبہی بری نہین ہین تو ہماری صداقت کا کیسا اندازہ ہوگا۔

مضمون نمبر (۳) مین بہی اسی قسم کا دہوکہہ دیا گیا ہے جسکی نظیر اس منکر نماز کا قصہ ہے جسنے بدست آویز آیت لاتقربوا الصلوٰۃ قرآن سے ممانعت نماز کا حکم نکالا اور لفظ انتم سکریٰ" کو جو اوسکے بعد واقع ہے پس پشت ڈالدیا۔

بے شک اس کتاب کے صفحہ ۴۷ مین یہ فقرہ درج ہے کہ "یون تو لفظ مہدی ہر صالح پر بول سکتے ہین" مگر اسی صفحہ مین اس فقرہ سے پہلے اور پیچہے ایسے فقرات بہی درج ہین جنمین صریح اور صاف طور پر اسکے مہدی نہونے کا یقین ظاہر کیا گیا ہے چنانچہ پوری عبارت صفحہ ۴۷ اقتراب اس رسالہ کے صفحہ (۱۲۷) مین منقول ہوئی ہے علاوہ ازین اور مقامات اقتراب مین جنکی عبارات اس رسالہ کے صفحہ ۴۲ لغایت ۵۴ مین منقول ہین بہی یہ

یقین ظاہر کیا گیا ہے۔

ہمارے بہائیون نے ان سب عبارات وفقرات کو "انتم سکارئی کی نظیر سمجھکر حوز دبرد کرلیا اور اس ایک فقرہ سے سوڈانی کا مہدی ہونا گورنمنٹ کو ثابت کر دکھایا ہے اور اوسکو اچھی طرح کرم سنگھ بنایا۔

مضمون نمبر (۴) مین بہی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے بے شک اقتراب کے صفحہ ۱۴۱ وغیرہ مین ترک جہاد کو برا لکھا گیا ہے مگر جب اس کتاب کے صفحہ ۵۶ و ۵۸ و ۵۹ مین یہ فقرات بہی دیکھے جاتے ہین کہ ہاتہہ سے جہاد کرنا ایمہ کا کام ہے۔ اور اب ایمہ نہین رہے" اور نہ اسوقت کوئی جماعت مسلمین ہے اور نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے" اور اس زمانہ مین لڑکر شہید ہونے کا موقعہ نہین رہا۔" تو اس سے صاف یقین ہوتا ہے کہ اس مذمت ترک جہاد سے آیندہ جہاد کرنیکی ترغیب دینا مقصود نہین صرف پچھلی حالت کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اور یہہ بعینہ اس کہنے کی نظیر ہے کہ "جب تک مسلمان تلوار کے ذریعہ سے ملکی ترقی کرتے رہے تب تک قوی رہے۔ جب اونہون نے تلوار چہوڑ دی ضعیف ہوگئے" جو بہت سے مورخین اہل اسلام وعیسائی وغیرہ اہل مذہب کے کلام مین پایا جاتا ہے جسکو کوئی ترغیب بغاوت نہین سمجہتا۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ لفظ جہاد کو مذہبی لڑائی سے جو ناگواری مذہبی کے سبب سے ہو کچھہ خصوصیت نہین ہے ملکی لڑائی کو جو قومی ترقی کے لئے ہو نیز جہاد کہا جاتا ہے اسکی تفصیل ودلیل جنرل انجمن پنجاب مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۸۸۵ء و یکم جنوری ۱۸۸۶ء مین موجود ہے۔ جو چاہے ملاحظہ کرے۔

مضمون نمبر ۵ مین بہی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اقتراب کے صفحہ ۷۵ سطر ۱ مین متغلب یا غیر قریشی کی اطاعت کو واجب کہا گیا ہے جسکا مطلب شاید گورنمنٹ کو یہ بتایا گیا ہے کہ مہدی سوڈان امام برحق نہو تو بہی اسکے متغلب ہونیکے سبب اسکی اطاعت مسلمانون پر ہندوستان کے ہون خواہ عرب کے واجب ہی مگر اس سے

چار سطر پہلے صفحہ ۵۶ کے اخیر مین صاف کہا ہے کہ "کسی ملک کے متغلب یا سلطان کی (جو قریشی نہو) دوسرے ملک والون پر اطاعت واجب نہین ہے۔"

اور اس کتاب کے صفحہ ۱۱۹ مین مہدی سوڈان کے سید ہونے مین تردد ظاہر کیا ہے جسکو ہمارے بہائیون نے بہی مضمون نمبر ۱۸ مین تسلیم کیا ہے اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ مولف اقتراب ہندوستان کے مسلمانون پر مہدی کی اطاعت واجب نہین کہتا۔

اصل عبارت صفحہ (۵۶) یہ ہے اس وقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام نہین ہین اسلئے یہ سب سلاطین اسلام آپکو نائب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان وملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ قریشی ہونا شرط واجب ہے علاوہ اسکے جو ایک قطر کا والی یا امام یا سلطان ہے اور دوسری جگہہ اوسکا امر و نہی جاری نہین تو اوس دوسرے قطر والون پر اوسکی اطاعت بھی واجب نہین ہے۔ ہر جگہہ کی رعیت کو اپنے ہی قطر والے کی اطاعت واجب ہے جب ایک والی سے کل ممالک اسلام کا بند و بست نہوسکے تو دنیا طوائف الملوک ہوجاوے تو اس وقت شرع شریف مین اطاعت ہر والی کی خاص اوسکے ملک مین سب رعایا پر واجب ٹھہرتی ہے اگرچہ وہ غیر قریشی یا متغلب ہو۔"

مضمون نمبر (۱۶ و ۱۷) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اقتراب کے صفحہ ۵ وغیرہ مین یہ مضامین مرقوم ہین ولیکن ان مضامین مین گورنمنٹ اور کسی پولیٹیکل انقلاب کی برائی کا بیان مراد نہین۔ بلکہ انہین امراء اہل اسلام اور مذہبی انقلاب پر افسوس مد نظر ہے۔

اسپہر روشن دلایل اس کتاب کے صفحہ ۱۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ کی عبارات ہین جنمین خاص کر اہل اسلام کے مذہبی انقلاب پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۲ مین یہی جس سے

اس امت مین یہ فتنے واقع ہوئے - پہر یہ ملت یہ امت نہ سنبہلی اسکی غربت اسلام کی کمیابی روز افزون ہوتی گئی - یہانتک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہگیا ہے مسجدین ظاہر مین تو آباد ہین لکن ہدایت سے بالکل ویران ہین - علما اس امت کے بدتر اونکے ہین جو نیچے آسمان کے ہین اونہی سے فتنے نکلتے ہین - اونہین کے اندر پہر کر جاتے ہین - "

اور اسکے صفحہ ۳۴ مین ہے "۴ (علامت قیامت) کتاب اللہ پر چلنا عار ہو اسلام غریب ہو آپسمین کینہ ہو علم اوٹھ جاوے زمانہ بوڑہا ہوجاوے عمر بشر کی گہٹ جاوے اولاد نہو پہل کم ہو امین ہاتہم ہون مہتم امین ہون جہوٹا سچا ہو سچا جہوٹا ہو قتل بہت ہو محل بنائے جاوین بہت غزلی طیار ہون اولاد والی عورتین غم مین گرفتار رہین ویسے بسبب نافرمانی اولاد کے بانجہہ عورتین خوش رہین بغاوت حمیت بخل بہت ہو لوگ زیادہ مرین جہوٹ بہت ہو سچ کم ہو کام کاج لوگون کے طرح طرح پر ہون خواہش نفس کے تابع ہون گمان پر حکم جاری کرین پانی بہت برسے پہل کم آوے علم گہٹ جاوے جہل بڑہ جاوے اولاد سبب غیظ ہو سردی مین گرمی ہو فحش کہلم کہلا ہو زمین سمٹ جاوے خطیب جہوٹا خطبہ پڑہین - حق بدون کو دلوادین جو کوئی انکی تصدیق کرے گا انسے راضی ہوگا اسکو جنت کی بو بہی نہ ملیگی"

اور اسکے صفحہ ۵۲ مین ہے "۵۰ (علامت قیامت) حذیفہ ابن الیمان سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا قرب قیامت کی بہتر خصلتین ہین جب تم دیکہو کہ لوگون نے نماز کو مارا امانت کو ضایع کیا - سود کہایا جہوٹ کو حلال بنایا - خونریزی کو ہلکا سمجہا اونچے گہر بنائے دین کو دنیا سے بیچا رحم قطع کیا - حکم ضعیف ہوا کذب صدق ٹہرا حریر لباس ہوا ظلم غالب آیا طلاق کثرت سے ہونے لگی - الخ — ایسا ہی اسکے صفحہ ۵۴ مین ہے ان عبارات مین جن باتون کو علامت قیامت ٹہرایا اور برا کہا گیا ہے

وہ اکثر اہل اسلام مین پائی جاتی ہین اور انہی پر افسوس کرنا ان مواضع مین مقصود ہے پہر ہمارے بہائیون کا گورنمنٹ کو یہ سمجہانا کہ ان مضامین مین گورنمنٹ کی بدی و بدعت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے گورنمنٹ کو سردار کرم سنگہ بنانا نہین تو کیا ہے۔

اور اگر بالفرض کسی مقام مین اس کتاب کے اگر گورنمنٹ کے مذہب کو بہی برا کہا اور بلحاظ مذہب گورنمنٹ اس زمانہ کو بدی اور معصیت کا زمانہ بتایا ہے تو اس سے بہی بغاوت کا نتیجہ نکل نہین سکتا ہم نہین جانتے کہ تمام ہندوستان کی رعایا گورنمنٹ سے (اہل اسلام ہون خواہ ہندو وغیرہ) کم سے کم کوئی ایک شخص بہی (بشرطیکہ وہ لامذہب ہو کسی نہ کسی مذہب کا پابند ہو) ایسا نکلے جو گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچہا جانتا ہو اور بلحاظ مذہب اسکو برا نہ سمجہتا ہو۔

دور کیون جائین انہی حضرات کو جنہون نے اس قسم کے مضامین اقتراب کو مضامین بغاوت بتایا ہے۔ کیون نہ دیکہین یہ لوگ گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچہا جانتے اور گورنمنٹ کو اپنا مذہبی بہائی یا پیشوا سمجہتے ہون تو محمدی کیون کہلائین بپتسما لیکر عیسائی کیون نہو جائین۔

مضمون نمبر (۷) مین بہی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ کو لے لیا اور انتم سکاریٰ کو چہوڑ دیا ہے بے شک صفحہ ۸۵ مین اس مضمون کی حدیث نقل کیگئی ہے مگر اسکے ساتہہ ہی یہ بہی کہدیا ہے کہ ہاتہہ سے لڑنا ایمہ کا کام ہے جو اب نہین رہے باقی لوگون سے علماء ہون تو انکا جہاد زبان یا قلم سے ہو سکتا ہے عوام ہون تو دل سے بدی کو بدی جاننا اور یہ بہی اسمین اہل اسلام ہی کی نسبت لکہا گیا ہے اقوام غیر گورنمنٹ ہو خواہ کوئی اور ہو کی نسبت اسمین کوئی تصریح نہین ہے۔

اصل عبارت صفحہ (۸۵) اقتراب کی یہ ہے ہاتہہ سے جہاد کرنا کام ایمہ کا ہے زبان سے لڑنا کام علماء کا ہے۔ دل سے بیزار ہونا کام عوام کا ہے سو ایمہ تو رہے نہین

رہے عالم ادسمین جو اتباع قرآن اقتدار حدیث کے لئے زبان سے جہاد کرتے ہین خواہ وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین جو چپ رہے ہین وہ گونگے شیطان ہین- عوام متبعین کے لئے یہی کافی ہے کہ دل سے ناراض ہون لاٹھی پونگے کی کچھہ ضرورت نہین ہے-"

اس عبارت کو ناظرین غور سے ملاحظہ فرما کر انصاف سے کہین کہ ہمارے بہائیون نے اس عبارت کو چھانٹ کر اسکا کیا مطلب بتایا اور گورنمنٹ کو کیا کرم سنگہ بنایا ہے

مضمون نمبر (۸) مین بھی اسی قسم کا دہوکا دیا گیا ہے اور لاتقربو الصلوٰۃ پر بحذف انتم سکارٰے عمل ہوا ہے - بے شک صفحہ ۵۹ مین خدا کی راہ مین مارے گئے کو شہید کہا ہے مگر ساتھہ اسکے یہہ بھی کہدیا ہے کہ اس زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا معلوم یعنے ناممکن ہے جسکی وجہ بھی اسی کتاب کے صفحہ (۵۷ و ۵۸) مین بیان ہوئی ہے اور ہمارے رسالہ کے صفحہ (۴۱ و ۴۲) مین منقول ہو چکی ہے-

پوری عبارت صفحہ ۵۹ کی یہ ہے "ابی ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے مرفوعاً متمسک سنت کو وقت فساد امت کے ایک شہید کا اجر ہے" رواہ الطبرانی فی الاوسط یہان شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑ کر مارا گیا ہو اس زمانہ مین اوس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم اگر یہی شہادت ملے تو غنیمت بارد ہے- افسوس ہے کہ اکثر مسلمان نام کے مومن اس فضیلت عظمی سے بھی محروم ہین جسمین ہرہ لگے نہ پھٹکری فقط ایک سنت پر عمل کرنیسے ایسا بڑا رتبہ ملتا ہے مگر نفس و شیطان دشمن انسان ہین وہ کب چاہتے ہین کہ یہ دولت کسیکو حاصل ہو-"

یہان بھی ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو کرم سنگھ بنایا اور کچھہ کا کچھہ بنا کر ویسا ہی دہوکہ دیا ہے-

مضمون نمبر ۹ مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے- اور علاوہ برآن اسمین

جعل و تصرف سے بھی کام لیا ہے۔

اقتراب کے صفحہ ۴۶ یا اور کسی جگہہ قیصر ہند یا نائب السلطنت کا نام و نشان نہین ہے اسکے صفحہ ۴۶ مین کتاب **اشاعۃ لاشراط الساعۃ** سے یہ بات نقل کی ہے کہ مہدی موعود (نہ مہدی سوڈانی) شہر کے شہر فتح کرین گے مشرق سے مغرب تک لے لین گے ہندوستان کے بادشاہون کو گردن مین طوق ڈالکر انکے سامنے لاوین گے انکے خزاین بیت المقدس کا زیور ہوگا اسکی **تمثیل مین** ہمارے نواب صاحب (اگرچہ کتاب انکی تصنیف ہے) یہ لکھہ بیٹھے ہین۔ "ہند مین ابتو کوئی بادشاہ بھی نہین۔ یہی چند رئیس ہنود یا مسلمان ہین۔ سو کچھہ حاکم مستقل نہین بلکہ برائے نام ہین بڑے بادشاہ اس ولایت کے یورپین ہین۔ غالباً اس وقت بھی یہی حاکم یہان کے رہین گے۔ انہی کو اون کے روبرو لیجاوین گے یا اُس وقت تک اور قوم کی حکومت اس جگہہ قایم ہو جائیگی اللہ ہی کو خبر ہے۔"

اس **تمثیل** مین نواب صاحب نے اپنی طرف سے کسی قسم کے عمل کی تحریک نہین کی صرف عام مسلمانون کے عقیدہ کی ایک ایسی مثال دی ہے جسمین موجودہ مسلمانون کے عمل کا دخل نہین ہے وہ امر جسکی اونہون نے مثال دی ہے واقع ہوا تو محض تائید آسمانی سے اور بطور کرامت ہوگا (چنانچہ معتقدین مہدی کا خیال ہے)* نہ مسلمانون کی موجودہ طاقت سے۔

و معہذا اس تمثیل مین نواب صاحب نے ملکہ معظمہ و نائب السلطنت یا اور انگریزون کے مہدی کے روبرو لائے جانیکی نسبت اپنا **یقین ظاہر** نہین کیا۔ بلکہ

* دیکھو اقتراب صفحہ ۴۸ سطر ۱۲ جسمین لکھا ہے "اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتون سے انکی مدد کریگا وہ انکے مخالفون کے موہنہ کو پیٹھون کو مارینگے مقدمہ لشکر جبرائیل ہونگے ساقہ لشکر میکائیل بکری بھیڑیا ایک جگہہ پر چریگا۔ لڑکے بچے سانپون بچھیون سے کھیلینگے کوئی شے انکو نقصان نہ پہنچائیگی۔ الخ۔

شک وتردد سے کہا ہے کہ اس وقت تک یہی یورپین بادشاہ رہین گے - یا کوئی اور لوگ بادشاہ ہو جاوین گے - پہر اس شک کو پختہ کردیا اور صاف لکھدیا ہے کہ خدا ہی کو خبر ہے پہر اس اعتقادی نہ عملی شکی نہ یقینی تمثیل سے یہ نتیجہ کیونکر نکلسکتا ہے - کہ نواب صاحب نے اس مین مسلمانون کو بغاوت کی ترغیب دلائی ہے اور موجودہ ملکہ معظمہ اور نائب السلطنت وغیرہ انگریزون کو پکڑکر مہدی موعود کے حضور مین لانیکی ترغیب دی ہے - یا انکے پکڑے جانے پر اپنی مسرت ظاہر کی ہے یہ نتیجہ اسوقت نکلسکتا جبکہ نواب صاحب موجودہ سلطنت کے زمانہ مین مہدی موعود کے آنے کا یقین ظاہر کرتے اور اس تمثیل مین موجودہ سلطنت کے مخالف کسی قسم کے عمل کی تحریک تحریر مین لاتے - اور اعتقاد تو عموماً مسلمانون کا یہی ہے کہ قیامت سے پہلے پہلے تمام زمین مین اسلام پہیل جایگا اور دنیا مین کوئی مذہب عیسائی یہودی وغیرہ باقی نرہیگا پس اگر صرف اس اعتقاد سے (بغیر کسی قسم کی تحریک کے) بغاوت کا نتیجہ نکلسکتا ہے تو برٹش گورمنٹ کی رعایا سے کوئی مسلمان اس بغاوت سے بری نہین ہو سکتا یا کوئی شاذ و نادر بری ہو سکتا ہے —

پہر ہمارے بہائیون کا اس اعتقاد کے ساتھ عموماً مسلمانون کو باغی نہ کہنا صرف نواب صاحب کو باغی بدخواہ سلطنت انگریزی قرار دینا دہوکہ نہین تو کیا ہے

مضامین نمبر ۱۰ لغایت ۱۵ مین بہی اسی قسم کے دہوکہے و مغالطے ہین -

صفحہ ۱۱۶ سطر ۷ سے صفحہ ۱۲۰ سطر ۱۴ تک، اقتراب مین ایک مضمون بہی ایسا نہین جسمین گورنمنٹ کے مخالف ترغیب و تحریص ہو - صفحہ ۱۱۶ سطر ۷ سے اخیر صفحہ تک صرف سودانی کا حال) اخبار لنڈن نیوز مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ء سے نقل کیا ہے پہر جوائب وغیرہ اخبارات انگریزی وارد وسے اسکی لڑائیون اور فتوحات کا حال لکہا ہے اسکے اخیر مین اون لڑائیون کی انسبت یہ فقرہ لکہا ہے "اب تک یہ فتنہ قایم ہے

جس سے صاف صاف جتا دیا ہے کہ اسکی لڑائیان و فتنہ و فساد سے بڑھکر نہین انکو کوئی شرعی جہاد نہ سمجھ لے۔

پھر صفحہ ۱۱۷ مین عثمان دغنا کا وہ خط جو بجواب اشتہار برٹش گورنمنٹ اوسنے مشتہر کیا تھا اخبار پایونیر مطبوعہ (۴) اپریل ۱۸۸۴ء سے نقل کیا ہے اس خط کے خاتمہ پر (بصفحہ ۱۱۸) کہا ہے "مین کہتا ہون جو مضمون اس جواب کا ہے بے شبہ مہدی موعود یہی کام کرین گے یعنی مسلمانون کو اتباع کتاب و سنت پر کفار کو اسلام پر مجبور کر دینگے ساری دنیا مین سوا دین اسلام کے کوئی دین دوسرا باقی نرہیگا جو انکی مخالفت کریگا وہ ہلاک ہو جاےگا۔ خواہ نام کا مسلمان ہو یا اور کوئی ہو جسطرح اس کتاب سے ظاہر ہے۔ رہی یہ بات کہ صاحب سودان وہی مہدی منتظر آخر زمان ہین یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قایم نہین کہ یہہ وہی مہدی ہین اگرچہ اس جواب مین زبان عثمان سے دعوی ہادویت و مہدویت کا انکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین انکین وہ کہان۔ اس طرح کا دعوے بہت اخیار اشرار نے بھی پہلے ان سے کیا ہے مگر سچا نہ نکلا۔ یہ جواب اگر سچا ہے اخبار نگار نے یا کسی دوسرے مکار نے اسکو اپنی طرف سے نہین گھڑا ہے تو ہو سکتا ہے۔ کہ یہ مجدد دین ہو مجدد آخر سالہاے صدی اول صدی مین ہوتا ہے تجدید کبھی بواسطہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف و بیان ہوا کرتی ہے

پھر بصفحہ ۱۱۹ کہا ہے ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپ کو سید باپ کو عبد اللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی تو بالیقین نہین ہین۔ اسپر اخبار پایونیر دہم اپریل ۱۸۸۴ء سے شہادت پیش کی ہے اسکے بعد کہا ہے مگر مجدد ہونے سے کوئی مانع بھی نہین بشرطیکہ اوصاف تجدید موجود ہون

دیوار کے پیچھے کی بات ہم کو معلوم نہین ہوسکتی اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہوسکتا ہے اخبار نویس یہی لوگ ہین جو عادل ضابطہ نہین بمصلحت ملکی اندیشہ دولت دوربینی سلطنت کر کے خبرون کو طرح طرح کے چکر دیکر لکھا کرتے ہین اگرچہ بقاعدہ معقول ہر خبر محتمل صدق و کذب ہے مگر اس زمانہ کے اخبار سب کے سب بے اعتبار ہین شاید ہزارون باتون مین کبھی بھول کر دو چار خبرین صحیح لکھ جاتے ہون نہین تو اللہ اللہ خیر سلا"،

ان عبارات (۱۱۶ لغایت ۱۱۹) مین جو مہدی کا حال لنڈن نیوز یا پاینیر وغیرہ اخبارات سے لیا گیا ہے اس حال کا بیان بغاوت ہے تو اسکا مرتکب پہلے یورپ ہے اور جو انمین مہدی کا مجدد ہونا تجویز کیا ہے یہ بھی ان اخبارون کے بیان سے نتیجہ نکالا ہے پھر اسمین اپنا یقین ظاہر نہین کیا صرف شکیہ و شرطیہ طور پر کہا ہے کہ اگر یہ جواب اشتہار برٹش گورمنٹ جو اخبارون مین درج ہے سچا ہے کسی اخبار نگار یا دوسرے مکار کا گھڑا ہوا نہین ہے تو سودانی مجدد ہوسکتا ہے پھر اس شرط کو پختہ کیا اور صاف کہدیا ہے کہ وہ مجدد بھی اس شرط سے ہوسکتا ہے کہ اسمین اوصاف تجدید موجود ہون پھر اس شرط کے پائے جانے اور سوڈانی مین ان اوصاف کے موجود ہونیکی نسبت اپنے شک کو پختہ کیا اور صاف کہا ہے کہ دیوار کے پیچھے کی بات معلوم نہین ہوسکتی تو اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہوسکتا ہے اور اس حال کے راویون (اخبار نویسون) کو سچ بولنے کی عادت نہین جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکا مجدد ہونا بھی مشکوک ہے اور لایق یقین نہین ہے پھر ہمارے بھائیون کا ان عبارات سے برعکس نتیجہ نکالنا کہ نواب صاحب نے مہدی سودان کا مجدد ہونا تسلیم کر لیا ہے اور جو اخبارون مین اسکی شکستون* کا حال بیان ہوا ہے اسکو دروغ کہا ہے دہوکہ و مغالطہ نہین تو کیا ہے

* اس کتاب مین سودانی کی شکستون کے حالات کو دروغ نہین کہا۔ بلکہ ان حالات کا دروغ ہونا تجویز کیا ہے جنسے سودانی کا مجدد ہونا مفہوم ہوتا ہے جس سے یاران نے برعکس نتیجہ نکال لیا۔ افسوس صد افسوس

اس بیان سے مضمون نمبر ۱ و ۱ و ۳ کا مغالطہ ہونا ثابت ہوا - اور مضمون نمبر ۲ سوڈانی کی نسبت ہرگز نہین کہا گیا یہ تو مہدی موعود کی نسبت کہا گیا ہے چنانچہ اس مضمون کے شروع مین بصفحہ (۱۱۸) اقتراب صاف تصریح ہے (جو ہمارے رسالہ کے صفحہ (۴۸) مین منقول ہوچکی ہے) کہ "مہدی موعود یہ کام کرین گے" اور مہدی موعود کی نسبت یہ کہنا یا ایسا اعتقاد رکھنا ترغیب بغاوت نہین چنانچہ پہلے بھی ہم یہ صفحہ (۱۱ و ۱۴) رسالہ یہ بات کہہ چکے اور بیان کرچکے ہین کہ تمام اہل اسلام رؤسا و رعایا برٹش گورنمنٹ کا (بجز چند مستثنے اشخاص) یہی اعتقاد ہے اور اسمین کسی عملی مخالفت کی تحریک نہین - اور اسکو زمانہ سلطنت برٹش گورنمنٹ سے کوئی خاص تعلق نہین ہے - لہذا اس سے بغاوت کا نتیجہ نکالن تمام مسلمان رعایا برٹش گورنمنٹ کو باغی کہنا ہے اور گورنمنٹ کو دہوکہ دینا -

اور مضمون نمبر ۴ کی نسبت بصفحہ (۱۲ لغایت ۳۱) ہم کہہ چکے ہین کہ سوڈانی کو عبدالوہاب نجدی سے تشبیہ دینا اس غرض سے نہین ہے کہ ہندوستان کے لوگ سوڈانی کو مدد دین اور گورنمنٹ سے باغی ہوجائین بلکہ اس غرض سے ہے کہ اسکو عبدالوہاب نجدی کی طرح ظالم اور ناحق مکفر اور خونخوار خلایق سمجھکر اسکی اعانت وموافقت سے بچین - اسکے سوا جو کچھ اس سے نتیجہ نکالا ہے وہ محض مغالطہ ہے -

اور مضمون نمبر ۵ المحض دروغ ہے اس کتاب مین یہ مضمون کہین نہین ہے بلکہ اسکے صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ مین اسکے برخلاف یہ لکھا ہے "تجدید کبھی بواسطہ سیف وسنان بھی ہوتی ہے - جسطرح بذریعہ ارشاد زبان وتالیف وبیان ہوا کرتی ہے - اس تجدید کے لئے بھی شرط ہے کہ مجدد سنت کو زندہ کرے بدعت زندہ کو مارے طمع مال و ملک حرص جاہ و دولت سے علیحدہ ہو کوئی کام دین کا دنیا کے لئے نکرے - خدا کے لئے کرے پھر خواہ کوئی بادشاہ ہو جیسے عمر بن عبدالعزیز تھے یا عالم ہو جیسے امام احمد بن حنبل

تھے خواہ کوئی درویش ہو جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ تھے یا قاضی ہو جیسے امام محمد شوکانی تھے یا مجتہد ہو جیسے سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی تھے یا صوفی ہو جیسے ابن عربی تھے غرضکہ مجدد ہر قوم قبیلے مین ہو سکتا ہے ایک وقت مین کئی مجدد بھی بلاد مختلفہ و متقاربہ مین ہوئے ہین تجدید کے طرق بھی علیحدہ علیحدہ ہین کوئی خاص صورت اس کام کے لئے مقرر نہین ہے۔ ؎

ہمارے بھائیون نے رسی کا سانپ بناکر گورنمنٹ کو دکھایا اور ڈرایا ہے۔ اور اسکو اچھی طرح سردار کرم سنگہ بنایا۔

مضمون نمبر ۶ اس مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے بیشک اس کتاب کے صفحہ ۱۲۰ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۲۲۰ و ۲۲۱ مین یہ مضمون درج ہے مگر اس سے موجودہ گورنمنٹ سے بغاوت کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے۔

اس مضمون مین تین امر بیان ہوئے ہین امر اوّل مہدی و عیسے علیہ السلام کے آنیکا اعتقاد۔ دوسرا انکے جلد ظاہر ہونیکی تمنا۔ اور اسکے لئے دعا۔ تیسرا چودہوین صدی مین انکے ظاہر ہونیکی امید امر اوّل کی نسبت توہم بصفحہ (۶۰) وغیرہ کہہ چکے ہین کہ یہ عام مسلمانان ہند (جسمین برٹش گورنمنٹ کی رعایا اور رئیس سب داخل ہین) اور عرب وغیرہ بلاد اسلام کا اعتقاد ہے اس اعتقاد سے بغاوت ثابت نہین ہوتی۔ یہی امر دوم و سوم کی نسبت کہا جاسکتا ہے جو لوگ مہدی و عیسے علیہ السلام کی آمد کے معتقد و منتظر ہین وہ انکے ظہور کی تمنا بھی رکھتے اور اسکے لئے دعا بھی کرتے ہین پہلے علماء سے مولف کتاب اشاعہ لاشراط الساعۃ نے یہ تمنا و دعا کی تھی اسکی تقلید سے اقتراب مین (جو اشاعہ کا ترجمہ ہے) یہ دعا و تمنا درج کی گئی ہے اصل کتاب اشاعہ الاشراط الساعہ دیکھے جو ہماری بات پر یقین نہ کرے۔

چودہوین صدی مین ظہور مہدی کی امید مین بھی مولف اقتراب نے پہلے علماء

کی نقل و تقلید کی ہے اپنے یقین سے یہ بات نہین کہی یہ اٹکل کے تیر پہلے علماء چلا گئے ہین مولف اقتراب بھی اون ہی کی تقلید مین پھنس گئے اسباب مین خود یقین نہین رکھتے ہا بلکہ بجابجا بلفظ شاید و محتمل اپنا شک و تردد ظاہر کرتے ہین۔

ہمارے اس بیان کی تصدیق اقتراب کی پوری عبارت صفحہ ۲۱۹ لغایت ۲۲۱ دیکھنے سے بخوبی ہوسکتی ہے اسکے صفحہ ۲۱۹ مین امام سیوطی کے رسالہ سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۱۵۰۰ ہجری مین قیامت برپا ہوگی۔ اور صفحہ ۲۲۰ بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اوسنے آیۃ قرآنیہ لا یاتیکم الا بغتۃ سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ ۱۴۰۷ھ مین ہوگی۔ کیونکہ حروف لفظ بغتہ کے عدد ۱۴۰۷ اہین اسی واہی قول کے بعد وہ بات کہی ہے جسکا صفحہ (۲۲۰) پر حوالہ دیا گیا ہے آپ اس قول کو نقل کرکے لکھتے ہین۔ اوس بناپر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہون یہ احتمال قوی ہے۔ بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین تو کچھ دور نہین ہے۔ اسلئے کہ دجال انہین کے زمانہ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا۔ یہ بھی محتمل ہے کہ ظہور صدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً اون سے فوت نہو۔

پھر صفحہ ۲۲۱۔ آپ نے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ مہدی پر لوگون کا اتفاق سنہ ۱۲۰۴ھ مین ہوگا۔ پھر اس واہی روایت کی تقلید سے وہ بات کہی ہے جسکا صفحہ ۲۲۱ پر حوالہ دیا گیا ہے۔ آپ لکھتے ہین اوس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گذر گئی مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھہ مہینے گذر چکے ہین شاید اللہ تعالیٰ۔ اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے چار چھہ برس کے اندر مہدی ظاہر ہوجاوین"

پھر اسی صفحہ مین مولف اشاعۃ الاشراط الساعۃ نے سے سنہ ۱۳۰۶ھ مین قیامت برپا ہونا نقل کرکے کہا ہے۔ مگر وہ حساب ٹھیک نہ اوترا اب یہ صدی چودھوین شروع ہے۔

ہرطرف سے آواز فتنہ وفساد نے کانون کو بہر دیا ہے دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھے ہماری فاقہ مستی کو بسنا رنگ لائیے،، جس سے بجز شک وتردد کوئی نتیجہ نہین نکلسکتا—

اور طرفہ یہ کہ آپنے اپنی کتاب حج الکرامہ فی آثار القیامہ کے صفحہ (۳۵۹) مین صاحب فتوحات مکی کے رسالہ عنقا مغرب سے ۶۸۳ھ مین اور اون کے بعض مقلدین سے ۷۰۱ھ مین اور یعقوب بن اسحاق کندی سے ۶۹۳ھ مین مہدی موعود کا نکلنا نقل کرکے اوسکے رد مین یہ قول قاضی ابن خلدون کا نقل کیا ہے کہ وہ لوگ اس قسم کے اقوال کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور رواہی دلیلون اور مختلف وہنگا دہنگیون سے اسباب مین اس آدمی (مہدی موعود) اور اوسکی جگہہ اور اوسکے وقت کو مقرر کرتے چلے آئے ہین۔ پہر وہ وقت گذر جاتا ہے اور مہدی اور اوسکے آثار کا کہین پتہ نہین لگتا تو پہر وہ لوگ اور بناوٹی یا خیالی جدید لغوی مفہومات اور خیالی تجویزات اور نجومی احکامات سے نکالتے ہین اسی خیال بندی مین پہلون اور پچھلون کی عمرین گذر گئی ہین،، اور مہدی نہ آسکے۔)

الی کلام من امثال هذا یعتنیون فیه الوقت فی الرجل و المکان بادلة واهیة وتحکمات مختلفة فینقضی الزمان ولا اثر لشی من ذلك فیرجعون الی تجدید رأی اخر منتحل کما تراه من مفهومات لغویة واشیاء تخیلیة واحکام نجومیة فی هذا انقضت اعمار الاول منهم والاخر (عن ابن خلدون خضرمی)

اس کلام ابن خلدون کو بلا رد ومخالفت نقل کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مہدی موعود کے آنے کے لئے جو تحدیدین آپنے نقل کی اور امیدین ظاہر کی ہین وہ دل سے نہین کین صرف سیوطی ابن العربی وابی قبیل ومولف اشاعة لاشراط الساعة وغیرہ علمار صوفیہ ونجومیون کی بولی بول دی ہے۔

اسکی اعجوبہ نظیر ہم ایک اور سناتے ہین، جسکو ہمارے نکتہ چینی بہائیون نے

گورنمنٹ کو نہین سنایا - آپ نے بصفحہ ۱۵۴ - اقتراب کتاب ابوعبداللہ حاکم سے (جسکا نقل وتصحیح روایت مین متسائل ہونا - آپ خود بھی جانتے ہین) حضرت ابوہریرہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میرے بھتیجو اگر تم عیسے علیہ السلام کو دیکھو تو ان سے کہو کہ ابوہریرہ نے آپ کو سلام کہا ہے"

> ای بنی اخی ان رایتموہ فقولوا ابوہریرۃ یقرئک السلام اخرجہ الحاکم وصححہ و ابن عساکر (اقتراب)

اسکے بعد آپ نے کہا ہے "مین اپنی اولاد سے کہتا ہون تم مین سے اگر کوئی عیسے علیہ السلام کو پاوے - تو میرا سلام پہونچا دے اور جو وہ کہین اسی صدی مین آگئے اور مین بہی اسوقت تک زندہ رہا - تو پہر کچھہ حاجت اس وکالت کی نہین ہے -

مصرع چلون مین آپہی قاصد جواب کے بدلے"

اسمین آپ نے ابوعبداللہ حاکم کی تقلید کی ہے - اور باوجود یقین اس امر کے کہ مسیح مین اور او نمین اور انکی اولاد مین ہنوز بہت جنگلون کی حیلولت ہے اور بہت سی علامات کی آڑ ہے - جنکا ہنوز نام ونشان نہین حضرت مسیح سے سلام وملاقات کی تجویز تحریر کر دی -

اس قسم کے بیانات نواب صاحب کے صاف یقین دلاتے ہین کہ یہ باتین جو آپ نے کہی ہین **آپ کی نیت مین دلی یقین مین کچھہ قصور وفتور نہین** - پہر اس قسم کی باتون سے ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا ظلم وبے رحمی اور ایک سادہ آدمی پر ناحق بدگمانی اور گورنمنٹ کو دہوکہ دہی نہین تو کیا ہے ان **تینون** امور سے جو مضمون نمبر ۱۲ مین بیان ہوئے ہین **ایک** نتیجہ گورنمنٹ کے **موافق** نکلتا ہے جسکی طرف نواب صاحب کے مخالفون کو تعصب راہ نہین دکہاتا وہ یہ ہے کہ "سوڈان کا فرضی مہدی موعود مہدی نہین" نواب صاحب اسکو وہ مہدی موعود سمجھتے - تو پہر اسکے آیندہ ظاہر ہونے کا اعتقاد وامید ظاہر نہ کرتے اور نہ اسکے لئے دعا وتمنا کرتے ایک چیز دم نقد

موجود کو کوئی عاقل و بالغ نہین کہتا کہ وہ آیندہ ہوگی یا غدا کرے کہ وہ جلد ہو- افسوس ہن نوالصاحب کے کلام کے اچھے اور واقعی نتایج سے آنکھہ بند کرلیجاتی ہے اور اوسکے برے نتایج (جو نکل نہین سکتے) نکالنے مین کمال کوشش عمل مین آتی ہو یہ سکہا شاہی ظلم وانہیر نہین تو کیا ہے—

مضمون نمبر ۸ این ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو بہت ہی دہوکہ دیا اور محض دروغ و صریح ظلم و افترا سے کام لیا ہے-

یہی وجہ ہے کہ اس مضمون کا اس کتاب مین بحوالہ صفحہ سطر پتہ نہین بتایا- اور نہ ان مواضع کتاب مین جنکی اونہون نے نشان دہی کی ہے اس مضمون کا کہین اثر ہے بلکہ اس کتاب کے صفحہ ۶۰ مین لغایت صفحہ ۶۶ اس مضمون کا صریح خلاف موجود ہے-

صفحہ ۶۰ مین ان احادیث کو صحیح و معتبر بتایا گیا ہے جو مہدی کے حالات و علامات مین وارد ہین- چنانچہ لکھا ہے فصل بیان مین اون اشراط عظام و امارات قریبہ کے جنکے پیچھے ہی قیامت قایم ہوگی- یہ نشانیان بھی بہت ہین ایک انمین سے ظاہر ہونا مہدی علیہ السلام کا ہے یہ پہلی نشانی ہے بڑے نشانیون قیامت مین اونکے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین محمد بن حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین لکھا ہے قد تواترت الاخبار عن رسول اللہ صلعم بذکر المہدی و انہ من اہل بیتہ انتہی اسیطرح قاضی محمد بن علی شوکانی نے احادیث ظہور مہدی نزول عیسے علیہما السلام خروج دجال کو کتاب التوضیح مین متواتر لکھا ہے- جمہور بھی اسیطرف گئے ہین فقط ایک ابن خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہے اونکے ظہور کا ضعف ثابت کیا ہے اولیاء کے مکشوفات پر بھی انکے حق مین جرح کی ہے سو جواب کلام و تصنیف مذکورہ رسالہ اذاعہ مین بمفصل قلمبند ہوچکا ہے احادیث مہدی اگرچہ صحیحین مین نہین مگر ترمذی ابوداؤد و ابن ماجہ حاکم طبرانی ابویعلی موصلی و غیرہ مسند نے دیکھا ہین- بعد بخاری

وسلم کے یہی کتابین اسلام مین معتبر ہین خصوصاً جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین نزدیک شیخین کے نہو تو پہر بھی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین۔سو یہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض تقویت بعض کی کرتے ہین اونکے لئے شواہد ومتابعات بھی علیحدہ ہین اِن حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف۔کافۂ اہل اسلام کا اسبات پر اتفاق ہے کہ آخر زمانہ مین ضرور ایک شخص اہلبیت نبوت سے ظاہر ہوگا جو دین کی تائید کریگا۔عدل ظاہر فرماویگا مسلمان اوسکے تابع ہو جاوینگے۔اُسکو ممالک اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اوسکو مہدی کہینگے عیسے اوسیکے سامنے اوترینگے دجال وغیرہ آیات کا ظہور اوسیکے زمانہ مین ہوگا،،

پہر صفحہ ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ مین مہدی موعود کے حالات کو حسب تفصیل ذیل چند مقامات مین بیان کیا ہے۔

پہلے مقام مین اسکا نام محمد یا احمد اور اوسکے باپ کا نام عبداللہ بیان کیا ہے اور اوسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔دوسرے مقام مین اسکی کنیت ابوعبداللہ اور لقب جابر بیان کیا ہے۔اوسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔اتیسرے مقام مین اسکی نسب (ذات) بیان کی ہے۔اور کہا ہے نسب انکا یہ ہے کہ اہلبیت نبوت سے ہونگے روایات صحیحہ کثیرہ مشہورہ مین یہی ہے کہ اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہین۔،،

اسمین صاف تصریح ہے کہ نواب صاحب اکثر اِن روایات کو جسمین مہدی کا سید اور فاطمی ہونا پایا جاتا ہے صحیح تسلیم کرتے ہین۔اِس مقام کے اخیر مین جو اِس مضمون کی ایک حدیث ابوداؤد وغیرہ کی نسبت اونہون نے کہا ہے کہ اِسکی سند مین ذرا سا ضعف ہے۔اسمین اُنہون نے اصل حدیث کو ضعف نہین کہا۔بلکہ اِسکی ایک خاص سند کو ضعیف کہا ہے۔اصل حدیث کو وہ ضعیف جانتے۔تو اکثر روایات کو جنمین مہدی کا سید ہونا بیان ہوا ہے صحیح نہ کہتے چوتھے مقام مین اونکے پیدا ہونیکی جگہہ بیان کی ہے کہ وہ مدینہ ہوگا۔اور قرطبی سے نقل کیا ہے کہ ملک مغرب ہوگا۔وہان سے مدینہ آوینگے۔پانچوین مقام مین انکے بیعت کی

جگہہ بتائی ہے کہ وہ مکہ مین مقام ابراہیم اور حجر اسود کے مابین ہوگی چھٹے مقام مین اونکے ہجرت کی جگہہ بتائی ہے کہ وہ بیت المقدس ہوگی۔ ساتوین مقام مین اونکا حلیہ بیان کیا ہے۔ آٹھوین مقام مین عمر۔ نوین مقام مین اونکا عمل۔ اور ان مقامات مین اونکے کسی نشان سے انکار نہین کیا اور نہ کسی حدیث کی (بجز خاص حدیث مذکور ابوداؤد) تضعیف کی ہے اور اپنی دوسری کتابون (اذاعہ او رحج الکرامہ) مین ان احادیث کو صحیح کرنے مین بڑی کوشش کی ہے اور ابن خلدون وغیرہ محدثین کا جوان احادیث کو صحیح نہین مانتے شد و مد سے جواب دیا ہے گو ان احادیث کے منکرون کے نزدیک وہ جواب لائق تسلیم نہین ہے۔

پہر صفحہ ۶۵ مین ان تیرہ نشانیون کو بیان کیا ہے۔ جنسے اونکے اعتقاد مین مہدی پہچانے جاوینگے (۱) انکے ساتھ آنحضرت صلعم کا کورتہ تلوار اور نشان ہوگا (۲) اونکے سر پر بدلی کا سایہ ہوگا جسمین سے یہہ آواز آویگی کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکی بیعت کرو (۳) وہ ایک سوکھی شاخ کو زمین مین گاڑ دینگے وہ سبز ہو جایگی (۴) لوگ اونسے نشانی مانگینگے وہ ہاتھ سے اشارہ کرینگے۔ تو چڑیا ہوا سے اوترکر اونکے ہاتھ پر آپڑیگی (۵) ایک لشکر اونکے مقابلہ مین نکلے گا تو وہ زمین مین دہس جاویگا (۶) آسمان آواز آئیگی کہ لوگو خدا نے تم سے جبارون اور منافقون کو ہٹا دیا ہے۔ اور امت محمدیہ کے بہتر شخص کو تمہارا حاکم بنایا ہے۔ تم اوسکے ساتھ ہو جاؤ وہ مہدی ہے (۷) زمین اپنے کلیجے سے سونے کے ٹکڑے باہر نکال دیگی (۸) لوگ دلون کے تونگر ہو جائینگے یعنے کوئی طالب مال نرہے گا (۹) کعبہ کے نیچے سے مدفون خزانے نکالکر لوگون کو بانٹ دینگے (۱۰) طابوت سکینہ غار انطاکیہ یا بحیرہ طبریہ سے باہر نکالینگے (۱۱) انکے لئے دریا پہٹ جایگا جیسے بنی اسرائیل کے لئے پہٹ گیا تھا (۱۲) انکے لئے خراسان کی طرف سے کالے نشان والے لوگ آوینگے (۱۳) وہ اور حضرت عیسے ایک جگہہ جمع ہونگے اور حضرت عیسے

اسکے پیچھے نماز پڑہینگے - اِن نشانیون مین سے بھی مولف اقترابنے ایک نشانی کا انکار نہین کیا - اور نہ ان احادیث کو جنمین یہ نشان وارد ہین ضعیف وبے اعتبار کہا ہے - گو نفس الامر مین اور منکرین مہدی کے نزدیک یہ سبھی احادیث محل کلام ہین نوابصاحب کے ان بیانات وتصریحات کے ساتھ ہمارے بہائیون کا یہ کہنا کہ نواب صاحب نے احادیث آثار نشانات ممیزہ مہدی خصوصاً حدیث سید ہونے مہدی کو ضعیف وبے اعتبار ٹھہرانے مین اسلیے کوشش کی ہے کہ مہدی سودان مہدی موعود بن سکے - اور اسمین کسی ممیز نشان کا پایا نہ جانا حدیث کی غلطی پر محمول ہو - نہ مہدی کے نقص پر - دروغ محض وصریح ظلم وافترا نہین تو کیا ہے -

اِن حضرات کو اس دروغ بندی کے وقت یہ شرم نہ آئی کہ ابھی مضمون نمبر ۱۶ مین ہم نواب صاحب کو مہدی موعود کا منتظر ومتمنی ٹھہرا چکے ہین پہر اِن کو مہدی موعود کا سودان مین موجود ماننے والا کیونکر ٹھہرا سکتے ہین - اور ان دونون متناقض الزامون مین سچے کیونکر بن سکتے ہین -

الحق اونھون نے برٹش گورنمنٹ کو سکہا شاہی وکرم سنگہی سلطنت سمجھا اور یہ یقین کرلیا کہ ہم جو کچھ آسمان کو زمین اور رات کو دن کہینگے گورنمنٹ مان لیگی اور ہماری کوئی بات رد نہ کریگی - مگر کوتاہ اندیشی سے یہ نہ خیال کیا کہ ہمارے الزامات و مغالطات پر کوئی اور منصف وزیرک مطلع ہوگا تو وہ اسکو کیونکر صحیح رہنے دیگا - دنیا انصاف وحق گوئی سے محض معطل نہین ہے -

اس مضمون (نمبر ۱۸) کے اخیر مین جو کہا گیا ہے کہ نوابصاحب نے بنظر چھپانے منشار حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سودانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے الخ - یہ بھی محض دروغ ہے - اس کتاب مین کسی جگہہ سودانی کو پیغمبر صادق یا کاذب نہین کہا - جسکو ہمارے بیان مین شک ہو وہ اصل کتاب کا ملاحظہ کرے -

ہمارے ان جوابات وتقریرات سے کس وناکس (بشرطیکہ اسکو نوابصاحب سے اور اونکے گروہ اہلحدیث سے عناد نہو) بخوبی ثابت ہوگا کہ جن اٹھارہ مضامین کو نواب صاحب یا کتاب اقتراب کی طرف منسوب کیا گیا ہے انمین اکثر دروغ و مغالطہ سے کام لیا گیا ہے اور جو مضامین واقعی اس کتاب مین ہین انکین ترغیب بغاوت کا اثر و نشان نہین اور اس کتاب کی تالیف و تشہیر بہی اسی غرض سے ہوئی ہے۔ کہ فرضی مہدی سودانی واقعی مہدی نہین ہے۔ لوگ ناواقفی سے اسکو مہدی یا مجدد نہ سمجہہ لین اور اوسکے اتباع و تائید کا ارادہ نہ کرین اور جن لوگون نے اس کتاب کو مہدی سوڈانی کی تائید قرار دیا ہے اونہون نے سخت دہوکا کہایا یا دیدہ و دانستہ گورنمنٹ کو دہوکا دینا چاہا ہے۔

اسی قسم کی باتین ہمارے بہائی نواب صاحب کی اور کتابون مین بتائے اور انکی شہادت سے الزام سوم کو پختہ و صحیح بنانا چاہتے ہین انکی تفصیل سے ہماری یہ بحث طویل جو ان چار کتابون کے متعلق ہم نے کی ہے مغنی ہے جو لوگ ہماری اس بحث کو انصاف سے پڑہین یا سنینگے اون سے امید ہے کہ ان حضرات کی کسی بات سے دہوکا کہا کر نواب صاحب کو الزام سوم (ترغیب بغاوت) کا محل نہ سمجہینگے اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور اوسکے معزز عہدہ دارون سے (اگر اونہون نے ان حضرات کے مغالطات سے دہوکا کہایا ہے) تو ہمکو کامل یقین ہے کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو کمال توجہ و انصاف سے ملاحظہ فرما کر ان باتون کو محض افترا خیال کرینگے اور نواب صاحب کو اس تہمت بغاوت سے صاف بری سمجہینگے اس مقام مین ہم گورنمنٹ کی خدمت مین بادب یہ التماس کرنا بہی نامناسب نہین سمجہتے بلکہ اسکو بحکم الدین النصیحۃ یعنے بہلائی اور خیر خواہی کی بات کہنا دین کا کام ہے اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہین۔ کہ نوابصاحب سے واپسی خطاب و سلب اعزاز کا سلوک جو

گورنمنٹ کیطرف سے ہوا ہی اسکا سبب اگر یہی مضامین ہین جنکا بغاوت انگیز ہونا گورنمنٹ کو بتا دیا گیا تھا تو درصورت درستی وراستی ہمارے ڈیفنس (جوابی) بیان کے گورنمنٹ اس خطاب و اعزاز کو واپس عطا کرے اور اپنے شاہانہ انصاف کو پیش نظر رکھکر یہ خیال کرے کہ یہ اعزاز وخطاب نواب صاحب کے ذاتی استحقاق سے نہ تھا بلکہ بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کی نمکحلالی اور خیر سگالی کی نظر سے (جو نازک وقتون مین ثابت ہو چکی ہے) تھا لہذا درصورت بے قصور ہونے نواب صاحب کے جرم بغاوت سے اس اعزاز وخطاب کا واپس عطا کرنا ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ابتداءً اسکا عطا کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔

اور اگر اس سلب اعزاز و واپسی خطاب کا سبب کوئی اور جرم ہے جسکو رعایا یا انتظام ریاست سے تعلق ہی اور ہمکو وہ جرم معلوم نہین ہی تو اس جرم کی سزا صرف سلب اختیارات اور امور ریاست مین مداخلت سے ممانعت کافی ہے اسکے ساتھ اعزاز و خطاب کا (جو محض بپاس خاطر بیگم صاحبہ تھا) واپس لینا ضروری و مناسب نہین ہے اس صورت مین بھی گورنمنٹ اس اعزاز وخطاب کو واپس عطا کرے گو بدنظمی کے سبب یا خوف سے امور ریاست مین مداخلت کی اجازت نہ دے۔"

بدنظمی (اگر واقعی ہوئی ہے اور اسکا کافی ڈیفنس پیش نہوا) نواب صاحب کا ذاتی فعل ہے۔ اسکی سزا مین اس اعزاز وخطاب کا (جو بیگم صاحبہ کی نمکحلالی و خیر سگالی کی نظر سے اور انہی کے اعزاز کے خیال سے تھا) واپس لینا بلا ضرورت سزا مین زیادتی کرنا ہے اور غیر مجرم کو مجرم کی سزا مین شریک کرنا ہی جو پبلک کی آنکھون مین وقعت کی نگاہون سے نہین دیکھا جاتا گو بعض خود غرض اخبار جنکو نواب صاحب یا ریاست سے عناد ہے۔ اسکو عزت ... دیکھتے ہین۔ آیندہ اختیار

	امور مملکت وسلک خسروان دانند		گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش	

صحت نامہ ماجرای بھوپال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۹	تصنفات	تصنیفات
۱۷	۹	سنہ ۹۴ھ	سنہ ۱۲۹۴ھ
۱۹	۲	کرنکو	کرنیکو
۲۲	۵	سنہ ۱۲۰۶ھ اوسنے	سنہ ۱۲۰۶ھ مین اوسنے
۲۸	۱۵	جیماعہ	جماعہ
۲۹	۸	قاہم کی ہی جہانتک	قایم کی ہی اور جہانتک
۳۴	۳	ایک ایک شخص	ایک شخص
۳۵	۱۰	ظالم نہ بنّی سے	ظالم بنّی سے
۳۷	۲	جوعوی	جودعوی
〃	۵	اسمین	اوسمین
۳۹	۳	بلاناویل	بلاتاویل
۴۱	۱۶	ڈالدیا	ڈالدیاتھا
〃	۲۱	صفحہ ۳۳	صفحہ ۴۲
۴۱	۲۱	لغایت ۴۵	لغایت ۷۸
۴۲	۱۹	قرشی)	قریشی
۴۳	۱	قرشی	قریشی
۴۴	۸	مہتمم ہون مہتمم	متہم ہون مت[illegible]
۴۶	۱۱	صفحہ ۳۶ و ۳۸	صفحہ ۴۵ و ۴[illegible]
۵۱	۴	صفحہ ۴۸	صفحہ ۵۸
〃	۵	صفحہ ۴۴ و ۴۷	صفحہ ۳۹ و ۴[illegible]